تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

اورنگ شاہی

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن

سروری قادری

ایم۔ایس۔سی (باٹنی)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

اورنگ شاہی (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

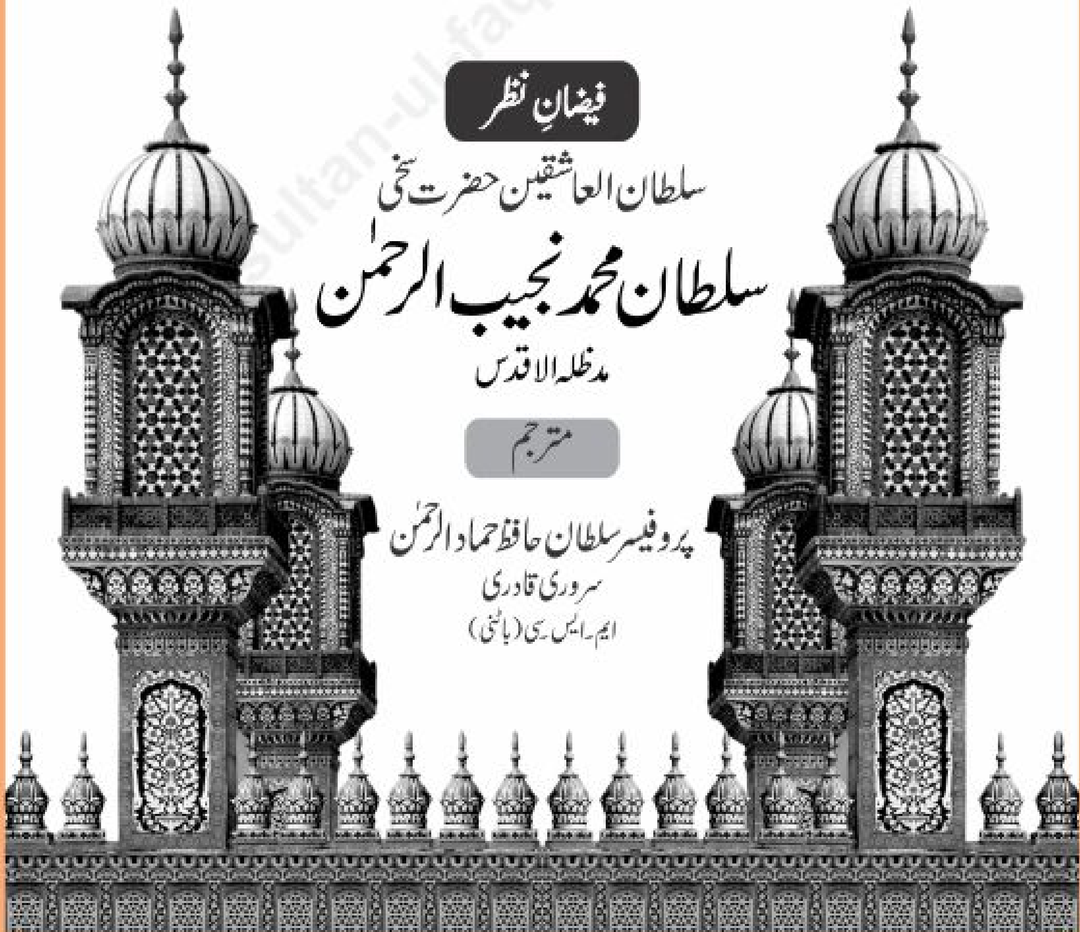


تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ رحمۃ اللہ علیہ

اورنگ شاہی

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)



فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن

سروری قادری

ایم۔ایس۔سی (باٹنی)

نام کتاب — **اورنگ شاہی** (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف — **سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ** رحمتہ اللہ علیہ

مترجم — پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری ایم۔ایس سی (باٹنی)

ناشر — **سلطان الفقر پبلیکیشنز** (رجسٹرڈ) لاہور

بارِ اوّل — مارچ 2025ء

تعداد — 500

ISBN: 978-969-2220-67-5



سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

مسجدِ زہراؓ و خانقاہ سلطان العاشقین

رنگیل پور شریف براستہ سندر اڈہ ملتان روڈ لاہور، پوسٹل کوڈ 53720

Ph: 0323-5436600, 0322-4722766

www.sultan-ul-ashiqeen.com **www.sultan-bahoo.com**

www.sultan-ul-ashiqeen.pk **www.sultan-bahoo.pk**

www.sultan-ul-faqr-publications.com

Email:sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

اپنے مرشد پاک

سلطان العاشقین

حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

کے نام

آپ نگاہِ کامل سے زنگ آلودہ قلوب
کو نورِ ایمان سے منور فرما رہے ہیں

پیش لفظ

تمام حمد وثنا اللہ تبارک تعالیٰ کے لیے ہے جس کی شان ''لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ '' ہے، جس نے مومنین کے قلوب کو اپنا عرش بنا رکھا ہے اور لامحدود درود و سلام ہو اسرارِ ربانی کے امین، وجہ وجودِ کائنات، روحِ کائنات، رحمت اللعالمین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کے مظہرِ اُتم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات کی وجہ سے امتِ محمدیہ کو دیدار کی نعمت نصیب ہوگی۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ اطہار پر جو سفینہ نوح کی مانند ہیں اور اصحابؓ کبار پر جو ہدایت کے لیے ستاروں کی مانند ہیں۔

29 ذیقعد 1078ھ (11 مئی 1668ء) بروز جمعتہ المبارک سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کے بعد سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ دہلی کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ اورنگ زیب ارکانِ حکومت سمیت جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں مشغول تھا۔ مسجد میں اس قدر بھیڑ تھی کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی اس لئے حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سب سے پیچھے جہاں جوتیاں رکھتے ہیں، کھڑے ہوگئے۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے توجہ کی تو تمام مسجد میں شور اور وجد برپا ہوگیا۔ یہاں تک کہ صرف تین آدمی اورنگ زیب، قاضی اور کوتوال جذبہ کی تاثیر اور نگاہ کے اثر سے محجوب رہے۔ جیسے ہی حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے توجہ منقطع کی اور مجمع اپنی حالت میں واپس آیا تو وہ تینوں حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے ''ہمیں کیوں نعمت سے محروم رکھا گیا؟'' آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہم نے توجہ یکساں کی تھی۔ تم پر اس واسطے اثر نہیں ہوا کہ تمہارے دل سخت تھے۔'' انہوں نے دست بستہ ہو کر فیض کیلئے التجا کی تو

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ’’اس کیلئے یہ شرائط ہیں کہ تم اور تمہاری اولاد، ہماری اولاد اور پس ماندگان کیلئے دنیاوی مال ومتاع سے مروّت نہ کریں اور ہمارے مکان اور گھر نہ آئیں تا کہ تمہارے دنیاوی امور کے سبب ہمارے عیال اور اولاد میں دنیاوی جھگڑے اور فساد نہ پڑ جائیں۔‘‘

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اورنگ زیب سے یہ اقرار لیکر اس پر توجہ کی اور خاص فیض تک پہنچایا۔ بعد ازاں جب وہاں سے روانگی کا ارادہ کیا تو اورنگ زیب نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے یادگار کیلئے التجا کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے وہیں کھڑے کھڑے کتاب ’’اورنگ شاہی‘‘ تصنیف فرمائی جسے شاہی محرروں نے اسی وقت تحریر کرلیا۔

میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس عاجز کو حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی تصنیفِ مبارکہ اورنگ شاہی کے ترجمہ کا حکم فرمایا اور اپنی لائبریری سے قلمی ومطبوعہ نسخہ جات عطا فرمائے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قلمی نسخہ جات

۱۔ کاتب ڈاکٹر محمد صادق مانسہرہ، سال کتابت 1407ھ

۲۔ کاتب گل محمد سندھی، سال کتابت 1336ھ

۳۔ کاتب محمد رضا، سال کتابت 1306ھ

مطبوعہ نسخہ جات مع اُردو ترجمہ

۱۔ مترجم ڈاکٹر کے۔ بی۔ نسیم، سال اشاعت 1998

۲۔ مترجم ڈاکٹر سلطان الطاف علی۔ بارِ اوّل نومبر 2011ء

ڈاکٹر کے۔ بی۔ نسیم نے کاتب محمد دین کے قلمی نسخہ کو بنیاد بنایا جس کی تاریخ وسالِ کتابت 3 رمضان المبارک 1297ھ ہے۔ جبکہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے ترجمہ کے لیے چار قلمی نسخہ جات کو مدنظر رکھا جن میں مذکورہ بالا تین قلمی نسخہ جات کے علاوہ چوتھا قلمی نسخہ نور محمد کلاچوی کا ہے

جس کا سالِ کتابت 1335ھ ہے۔نور محمد کلاچوی کے قلمی نسخہ میں کچھ ایسے پیراگراف ہیں جو دیگر قلمی نسخہ جات میں موجود نہیں۔ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے انہیں اپنے ترجمہ میں شامل کیا ہے اور اپنے پیش لفظ میں اس کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ہم نے بھی انہیں اپنے متن میں شامل کرلیا ہے اور ان کا ترجمہ صفحہ نمبر 31 سے 34 تک اور صفحہ نمبر 52 سے 53 تک موجود ہے۔

میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا نہایت مشکور ہوں جنہوں نے اس عاجز کو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی اس کتاب کے ترجمہ کی سعادت عطا فرمائی اور ظاہری و باطنی کرم نوازی بھی فرمائی۔

میں مسز عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے نہ صرف فارسی متن بلکہ اُردو ترجمہ پر بھی نظرِ ثانی فرمائی اور اہم مشورے دیئے۔میں راشد گلزار سروری قادری کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے کتاب کے فارسی متن اور اردو ترجمہ کی کمپوزنگ کی اور کتاب میں موجود نقش ڈیزائن کیے۔اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

مارچ 2025ء

عاجز

پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری

سلطان العارفین
حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد وادی سون سکیسر (تحصیل نوشہرہ ضلع خوشاب) کے گاؤں انگہ میں رہائش پذیر رہے۔ انگہ کے قبرستان میں سلطان العارفینؒ کے دادا حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اسی انگہ گاؤں میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی دادی محترمہ اور نانا رحمۃ اللہ علیہم کی مبارک قبریں بھی موجود ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کا اسمِ گرامی حضرت سلطان بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ سلطان بازید رحمۃ اللہ علیہ پیشہ ور سپاہی اور مغل بادشاہ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام جوانی جہاد کی نذر کر دی۔ جب آپ کی عمر ڈھل چکی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے علاقے میں واپس آ گئے اور اپنی ایک رشتہ دار ہم کفو خاتون حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا ایک عارفہ کاملہ تھیں اور فنافی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصانیف میں اپنی والدہ محترمہ سے عقیدت ومحبت کا بارہا اظہار فرماتے ہیں:

''مائی راستی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی روح پر اللہ تعالیٰ کی صد بار رحمت ہو کہ انہوں نے میرا نام باھُو (رحمۃ اللہ علیہ)

رکھا ہے۔‘‘

سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ ایک بیت میں فرماتے ہیں:

راستی   از   راستی   آراستی

رحمت   و   غفران   بود   بر   راستی

ترجمہ: راستی ﷺ راستی (حق) سے آراستہ ہیں۔ اللہ کی رحمت و مغفرت ہو راستی ﷺ پر۔

آپؒ کے والدین کے مزارات شورکوٹ شہر میں مرجع خلائق ہیں اور مائی باپ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ یکم جمادی الثانی 1039ھ (17 جنوری 1630ء) بروز جمعرات بوقتِ فجر مغل بادشاہ شاہجہان کے عہدِ حکومت میں قصبہ شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ نے آپؒ کا نام حکمِ خداوندی سے باھُو رکھا۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ سے قبل تاریخ میں کسی کا نام باھُو نہیں ہے۔ سلطان العارفین اسم ھُو کے عین مظہر ہیں اسی لیے آپؒ کا اسم بھی باھُو ہے۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ مادرزاد ولی کامل تھے اسی لیے آپؒ کی آنکھوں میں ازلی نور چمکتا تھا اور آپؒ کی پیشانی نورِ حق سے منور تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ زمانہ شیرخواری میں سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرح ماہِ رمضان میں سحر تا افطار دودھ نہیں پیتے تھے۔ بچپن سے ہی آپؒ میں نورِ حق اس قدر جلوہ گر تھا کہ آپؒ جس پر بھی نظر ڈالتے اسے واصل باللہ کر دیتے۔ اگر کسی کافر پر نظر ڈالتے تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔ اسی خوف سے کفار اور ہندو آپؒ کے سامنے نہیں آتے تھے۔ آپؒ کی یہ کرامت آخری عمر تک جاری رہی۔ ایک دفعہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حکم سے برہمن طبیب سے علاج کے لیے رابطہ کیا گیا۔ برہمن طبیب نے جواب دیا ’’میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں ان کی نگاہ کے سامنے گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان کا کرتہ یہاں بھیج دو‘‘۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کا کرتہ طبیب کے پاس پہنچا تو وہ اسے دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔

سلطان العارفینؒ نے کسی قسم کا کتابی اور ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔ آپؒ اپنی تصنیف ''عین الفقر'' میں فرماتے ہیں:

''مجھے اور محمد عربی ﷺ کو ظاہری علم حاصل نہیں لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر ہیں کہ ان کے بیان کے لیے کئی دفتر درکار ہیں''۔

آپؒ فرماتے ہیں ''میں تیس (30) سال تک مرشد کی تلاش میں سرگرداں رہا لیکن مجھے اپنے پائے کا مرشد نہیں مل سکا۔'' ایک دن دیدارِ الٰہی میں مستغرق آپؒ شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک صاحبِ نور، صاحبِ حشمت اور بارعب سوار نمودار ہوا جس نے اپنائیت سے پکڑ کر آپؒ کو قریب کیا اور بڑے دلنشین انداز میں فرمایا کہ میں علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہٗ) ہوں۔ آپؒ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو قریب تھا کہ خود کو آپؓ پر نثار کر دیتے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپؒ پر توجہ مرکوز کی اور فرمایا ''فرزند! آج تم رسول اللہ ﷺ کے دربار میں طلب کیے گئے ہو۔''

پھر جیسے وقت تھم گیا، ہر شے ساکت ہوگئی اور آپؒ نے ایک لمحے میں خود کو آقا پاک ﷺ کی بارگاہ میں پایا۔ اس وقت اس بارگاہِ عالیہ میں حضرت صدیقِ اکبرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور تمام اہلِ بیت رضی اللہ عنہم حاضر تھے۔ آپؒ کو دیکھتے ہی پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجلس سے اٹھ کر آپؒ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہوئے۔ بعد ازاں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ بھی توجہ فرمانے کے بعد مجلس سے رخصت ہوگئے تو مجلس میں صرف اہلِ بیتؓ اور رسولِ مقبول ﷺ ہی رہ گئے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ میری بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمائیں گے۔ مگر آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں دستِ مبارک میری طرف بڑھا کر فرمایا ''میرے ہاتھ پکڑو'' اور مجھے دونوں ہاتھوں سے بیعت فرمایا۔

آپؒ فرماتے ہیں ''جب آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

مجھے تلقین فرمایا تو درجات اور مقامات کا کوئی حجاب نہ رہا۔ چنانچہ اوّل و آخر یکساں ہو گیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلقین سے مشرف ہوا تو خاتونِ جنت سیدۃ النسا حضرت فاطمۃ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا ''تو میرا فرزند ہے۔''

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہٗ اور امام حسین رضی اللہ عنہٗ کے قدم چومے اور اپنے گلے میں ان کی غلامی کا حلقہ پہنا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا 'مخلوقِ خدا کو خالقِ کائنات کی جانب بلاؤ اور انہیں تلقین و ہدایت کرو۔ تمہارا درجہ دن بدن بلکہ گھڑی بہ گھڑی ترقی پر ہو گا اور ابدالآباد تک ایسا ہوتا رہے گا کیونکہ یہ حکم سروری و سرمدی ہے۔'' بعد ازاں آپ رحمتہ اللہ علیہ کو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غوث الاعظم محبوبِ سبحانی پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے سپرد فرمایا۔ حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہٗ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو باطنی فیض سے مالا مال کرنے کے بعد خلقت کو تلقین و ارشاد کا حکم دیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جب فقر کے شاہسوار نے مجھ پر کرم کی نگاہ ڈالی تو ازل سے ابد تک کا تمام راستہ میں نے طے کر لیا۔''

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
''جو کچھ میں نے دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور اس ظاہری بدن کے ساتھ دیکھا اور مشرف ہوا۔''

رسالہ روحی شریف میں آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد ما را مصطفیٰؐ   خواندہ است فرزند ما را مجتبیٰؐ
شد اجازت باھوؒ را از مصطفیٰؐ   خلق را تلقین بکن بہر از خدا

ترجمہ: مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دستِ بیعت فرمایا اور انہوں نے مجھے اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا۔ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی کہ میں خلقِ خدا کو اللہ کی راہ کی تلقین کروں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فرزندِ خود خواندہ است مارا فاطمہؓ   معرفتِ فقر است بر من خاتمہ

ترجمہ: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھے اپنا فرزند فرمایا ہے اس لیے معرفتِ فقر کی مجھ پر انتہا ہو گئی۔

سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے باطنی تربیت کی تکمیل کے بعد آپؒ نے سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت فرمائی اور خلق کو تلقین اور رشد و ہدایت کا آغاز فرمایا۔ اس مقصد کے لیے آپؒ نے بہت سے سفر کیے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے زیادہ تر سفر وادی سون سکیسر، ملتان، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، سندھ اور بلوچستان کی طرف کیے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ساری زندگی شہر شہر، قریہ قریہ گھوم پھر کر طالبانِ مولیٰ کو تلاش کرنے اور انہیں واصل باللہ کرنے میں گزری کیونکہ خلقِ خدا کو تلقین کرنے کی یہ ذمہ داری آپؒ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے حاصل ہوئی۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ''سلطان الفقر'' کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ جس طرح محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا اعلان قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ ہے اسی طرح سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا ''تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازئ عینِ عنایت حق الحق حاصل شدہ واز حضور فائض النور اکرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حکم ارشادِ خلق شدہ، چہ مسلم، چہ کافر، چہ بانصیب، چہ بےنصیب، چہ زندہ وچہ مردہ۔ بزبانِ گوہر فشاں مصطفیٰ ثانی ومجتبیٰ آخر زمانی فرمودہ۔'' (رسالہ روحی شریف)

ترجمہ: جب سے لطفِ ازلی کے باعث حقیقتِ حق کی عین نوازش سے سربلندی حاصل ہوئی ہے اور حضور فائض النور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تمام خلقت کیا مسلم، کیا کافر، کیا بانصیب، کیا بےنصیب، کیا زندہ اور کیا مردہ سب کو ہدایت کا حکم ملا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زبانِ گوہر فشاں سے مجھے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے۔

مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کے لقب سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ میں جب جاہلیت اپنے پر پھیلانے لگے گی تو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے سلسلہ کا کوئی امام آپؒ کی

تعلیمات کو عام کر کے آپؒ ہی کے سلسلہ فقر کے ذریعے ظلمت و جہالت کو نیست و نابود کر کے دینِ حق کا پھر سے بول بالا کرے گا۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی 140 تصانیف ہیں جن میں سے صرف ایک پنجابی ابیات کی صورت میں ہے اور دیگر تمام فارسی میں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب علم لدنّی کا شاہکار ہیں۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان ہے کہ جس کو کوئی مرشد کامل اکمل نہ ملتا ہو وہ میری کتب کو وسیلہ بنائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں:

''اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود سے رجعت کھا کر اپنے مرتبے سے گر گیا ہو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشدِ کامل اکمل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبے پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔''

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعلان آپؒ کی ہر کتاب میں الفاظ کی ردوبدل کے ساتھ موجود ہے۔ میرے مرشد کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنی تصنیف شمس الفقرا میں سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت بہت سادہ اور سلیس ہے جسے عام اور معمولی تعلیم یافتہ آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت میں ایسی روانی اور تاثیر ہے جو دورانِ مطالعہ قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ ان کتب کو اگر باادب اور باوضو پڑھا جائے تو فیض کا ایک سمندر کتب سے قاری کے اندر منتقل ہوتا ہے۔ اگر قاری صدقِ دل سے مطالعہ جاری رکھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی وارث سروری قادری مرشد تک راہنمائی ہو جاتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتب میں آیاتِ قرآنی، احادیث مبارکہ اور احادیثِ قدسی کا استعمال فرمایا ہے۔ ان کتب میں جہاں کہیں بھی عبارت میں ان کا ذکر ہے، اگر ان کو وہاں سے نکال دیا جائے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس جگہ آیاتِ قرآنی یا احادیث کو درج نہ کیا جاتا تو مطلب مکمل نہ ہوتا۔ حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ عبارت میں اشعار کا برمحل اور خوبصورت استعمال کرتے ہیں جس سے

عبارت کا اثر دو چند ہو جاتا ہے۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جو کتب بازار میں تراجم کی صورت میں دستیاب ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:
(۱)۔ابیاتِ باھُوؒ (پنجابی) (۲)۔دیوانِ باھُوؒ (فارسی) (۳)۔عین الفقر (۴)۔نور الہدیٰ (کلاں) (۵)۔نور الہدیٰ (خورد) (۶)۔کلید التوحید (کلاں) (۷)۔کلید التوحید (خورد) (۸)۔محک الفقر (کلاں) (۹)۔محک الفقر (خورد) (۱۰)۔امیر الکونین (۱۱)۔محکم الفقرا (۱۲)۔کشف الاسرار (۱۳)۔گنج الاسرار (۱۴)۔رسالہ روحی شریف (۱۵)۔مجالسۃ النبیؐ (۱۶)۔شمس العارفین (۱۷)۔جامع الاسرار (۱۸)۔اسرارِ قادری (۱۹)۔اورنگ شاہی (۲۰)۔مفتاح العارفین (۲۱)۔عین العارفین (۲۲)۔کلید جنت (۲۳)۔قربِ دیدار (۲۴)۔تیغ برہنہ (۲۵)۔عقلِ بیدار (۲۶)۔فضل اللقا (کلاں) (۲۷)۔فضل اللقا (خورد) (۲۸)۔توفیقِ ہدایت (۲۹)۔سلطان الوھم (۳۰)۔دیدار بخش (کلاں) (۳۱)۔دیدار بخش (خورد) (۳۲)۔محبت الاسرار یا طرفۃ العین (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔(۳۳) تلمیذ الرحمٰن (۳۴)۔سیف الرحمٰن (۳۵) گنج دین

مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک ناپید ہیں اور ان کے نام یہ ہیں: (۱)۔مجموعۃ الفضل (۲)۔عین النجا (۳)۔مفتاح العاشقین (۴)۔قطب الاقطاب (۵)۔شمس العاشقین (۶)۔دیوانِ باھُو کبیر وصغیر۔ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں اپنی تعلیمات کو نہ تو تصوف اور نہ ہی طریقت بلکہ ''فقر'' کا نام دیا ہے اور ''راہِ فقر'' اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔راہِ فقر میں مرشد کامل اکمل کی راہنمائی بہت ضروری اور اہم ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد بھی وہ ہونا چاہئے جو پہلے دن ہی طالبِ مولیٰ کو اسم اللہ ذات سنہری حروف سے لکھ کر دے اور اس کے ذکر اور تصور کا حکم دے۔مرشد کی مہربانی اور ذکر و تصور اسم اللہ ذات سے طالب پر دو انتہائی اہم مقام دیدارِ حق تعالیٰ اور دائمی حضوریٔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھلتے ہیں۔باطن میں ان سے اعلیٰ اور کوئی مقام نہیں۔یہ مقامات صرف ان کو

حاصل ہوتے ہیں جو اخلاص اور استقامت سے مرشد کی اتباع اور رضا کے مطابق راہِ حق میں اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔[1]

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ سروری قادری ہے بلکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ہی سلسلہ سروری قادری کو برصغیر میں عروج عطا فرمایا۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرشد کامل طالبِ صادق کو ایک ہی نگاہ میں اور ایک ہی توجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر کر دیتا ہے اور ذاتِ حق تعالیٰ کے مشاہدے میں مستغرق کر دیتا ہے۔ اس پاک وطیب سلسلہ میں رنجِ ریاضت، چلہ کشی، حبسِ دم، ابتدائی سلوک اور ذکر وفکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں ۔ یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا و تسبیح و جبہ و دستار وغیرہ سے بیزار ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے امانتِ الٰہیہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو منتقل فرمائی جن کا مزار احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے تریسٹھ (63) برس عمر پائی اور یکم جمادی الثانی 1102ھ (یکم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک شہر گڑھ مہاراجہ (ضلع جھنگ پاکستان) کے قریب قصبہ سلطان باھُو میں مرجع خلائق ہے اور ہر ایک کے لیے مرکزِ تجلیات ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔ (استفادہ: شمس الفقرا، مجتبیٰ آخر زمانی، سلطان باھُوؒ۔ تصانیف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

---

[1] سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات اور سلسلہ سروری قادری کے تفصیلی مطالعہ کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھُوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

اورنگ شاہی

(اردو ترجمہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

◆ هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ٥ (سورۃ الحدید۔3)

ترجمہ: وہی اوّل بھی ہے اور آخر بھی، ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

نبی حیات، سیّد السّادات، خاتم النبیین، رسول ربّ اللعالمین، سرور کائنات سیّدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن کی تعریف میں قرآنی آیات ناطق ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل، اصحاب، متبعین اور تمام اہلِ بیت رضی اللہ عنہم پر ہمیشہ ہمیشہ اور ہر لحہ ہزاروں درود ہوں۔

اس کے بعد مصنف تصنیف بے تالیف[1] کے کلمات بیان کرتا ہے کہ تصور اسم اللہ ذات سے نفس جامۂ کثیف سے باہر نکلتا ہے اور صفاتِ قلب سے متصف ہو کر روح الامر کا جامۂ لطیف پہن لیتا ہے جس کی بدولت اس کا وجود اس آیت کے مصداق ہو جاتا ہے:

◆ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ (سورۃ المجادلہ۔11)

ترجمہ: جنہیں علم دیا گیا اللہ ان کے درجات بلند فرما دے گا۔

---

1 ایسی تحریر جس کا خیال اور بیان کہیں سے نہ لیا گیا ہو، مراد تصنیف ہذا اورنگ شاہی۔

مردہ دل اس (تصورِ اسم اللہ ذات سے حاصل ہونے والے) علم کے مطالعہ سے روزِ قیامت تک کے لیے زندہ ہو جاتا ہے اور علمِ تفسیر با تاثیر کی بدولت روشن ضمیر ہو کر نفس پر امیر رہتا ہے۔ میں فنا فی اللہ فقیر اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہوں اور طریقہ سروری قادری پر ہوں۔ سروری قادری عالم باللہ صاحبِ تجرید وتفرید[1] ہوتا ہے اور کسی تکلیف و تقلید کے بغیر حرفِ معرفت و توحید حاصل کرتا ہے۔ فنا فی ھو فقیر باھو قدس سرہٗ ولد بازیدؒ، عرف اعوان قلعہ پرگنہ شور (شورکوٹ) جو ضلع لاہور کے ساتھ ہے، کا رہنے والا ہے۔ یہ کتاب اللہ کے حکم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے باطنی تحقیق اور علمِ ظاہر کی توفیق سے لکھی گئی ہے۔

دعوتِ قبور میں سورۃ المزمل پڑھنے سے انبیا اور اولیا کی ارواح سے ملاقات اور ان کی صحبت وحضوری حاصل ہوتی ہے۔ یہ علم حاضرات بھی اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتا ہے جس سے تصرف کا بیشمار ولا فانی خزانہ ملتا ہے۔ تصورِ اسم اللہ ذات کا نور رہبر بن کر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری تک پہنچاتا ہے اور بے محنت و بے رنج قرب ووصالِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ بن کر بقا عطا کرتا ہے۔ پس وہ آئینہ باصفا اور واصل باخدا عالم بن جاتا ہے جس پر ارشاد و ہدایت کی جہت

---

[1] تجرید وتفرید: تجرید یہ ہے کہ طالب (سالک) ہر ایک مقام سے نکل کر تنہا ہو گیا۔ نفس اور شیطان سے اس نے خلاصی پائی۔ مقامِ حضور ہمیشہ اس کے مدِّ نظر رہتا ہے۔ منظور ہو کر اس نے نفسِ مطمئنہ حاصل کر لیا ہے اب اس مقام پر شیطان نہیں پہنچ سکتا (یہ مقامِ فنا فی اللہ ہے)۔ تفرید یہ ہے کہ طالب اغیار کے ساتھ ساتھ اپنے وجود کی بھی نفی کرے۔ اپنے ذاتی ارادہ اور اختیار سے بھی فنا حاصل کرے اور اپنے اندر بھی ذاتِ الٰہی کو ہی مؤکل پائے۔ تفرید ''فرد'' سے مشتق ہے۔ فرد کے معنی واحد (Single, One) کے ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں طالب دوئی سے نکل کر وحدت میں قدم رکھتا ہے۔ بظاہر وہ عام لوگوں کی طرح رہتا ہے اور ان سے تعلق رکھتا ہے لیکن درحقیقت وہ مقامِ فردیت اور ربوبیت میں غرق ہوتا ہے۔ تجرید میں طالب کو دنیا وعقبیٰ کی تمام خواہشات وتعلقات کی نفی کر کے ان سے نجات حاصل کرنی ہوتی ہے جبکہ تفرید میں اسے اپنی ذات کی نفی کرنی ہوتی ہے۔ تجرید پہلے ہے تفرید بعد میں اور توحید (فنا فی اللہ بقا باللہ) تک پہنچنے کے لیے یہ دو مقامات طے کرنے لازم ہیں۔ (شمس الفقرا۔ تصنیف لطیف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

سے طی علم کے لانہایت کُل مقامات کھل جاتے ہیں۔ اس ہدایت سے اللہ کے لازوال قرب، وصال اور حضوری کے بے حساب، لامحدود اور لاتعداد مراتبِ ولایت حاصل ہوتے ہیں لیکن اس کے لیے اس حکم پر عمل ضروری ہے:

- دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالْ

ترجمہ: اپنے نفس کو چھوڑ اور بلند ہو جا۔

حضرت محی الدین اورنگ زیب عالمگیر راسخ دین اور طریقت کے تمام معاملات سے واقف و آگاہ، صاحبِ نظر و نگاہ اور فیض بخش خلقِ خدا عادل بادشاہ ہیں۔ یہ رسالہ اسمِ اللہ ذات کے فیض و برکت سے اور رب الارباب، سیّدنا غوث الاعظمؓ کی ہر کتاب اور ہر کلام سے جواب باصواب حاصل کرنے کے بعد لکھا گیا ہے۔ لہٰذا یہ رسالہ اسم و مسمّٰی کے معمہ کو حل کرنے کے لیے قطب المعظم بھی ہے اور علما و فقرا و اولیا کے لیے کسوٹی بھی۔ یہ تمام علوم کا سمندر ہے اور کونین پر ایسا تصرف رکھتا ہے کہ جس طرح سنگِ پارس لوہے اور تانبے کو سرخ سونے میں بدل دیتا ہے، یہ طالبِ کاذب کو طالبِ صادق بنا کر حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ جو کوئی اس رسالہ کو (صدقِ دل سے) مکمل پڑھ لے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے اسم کی برکت سے اس کی طلب پوری فرما کر اسے دنیا و آخرت میں لایحتاج کر دے گا۔ اس کا مطالعہ صرف ضروری ہی نہیں بلکہ فرضِ عین ہے کیونکہ اس سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ اس رسالہ کا نام ''اورنگ شاہی'' رکھا گیا ہے اور اسے ''توحیدِ الٰہی اور حضوری تک پہنچانے والا'' کا خطاب دیا گیا ہے۔

ابیات:

ہر ورق گنجی است اکسیر و کرم
ہر سطر سرّیست نوری از ختم

ترجمہ: اس کا ہر ورق اکسیر اور کرم کا خزانہ ہے اور کتاب کے اختتام تک اس کی ہر سطر سرِّ الٰہی کا نور ہے۔

ہر ورق رہبر حضوری مصطفیٰؐ
عالم باللہ بخوان از علم الٰہ

ترجمہ: اس کا ہر ورق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی طرف رہبری کرتا ہے اور اس علمِ الٰہ کے مطالعہ سے طالب عالم باللہ بن جاتا ہے۔

پس جو شخص اس رسالہ کو اخلاص سے پڑھے گا، اسے مرشد سے ظاہری رہنمائی کی احتیاج نہیں رہے گی۔ اس کے دائمی مطالعہ سے علمِ لوحِ محفوظ اس پر منکشف ہو جائے گا جس کی بدولت وہ ہر تقدیر سے آگاہ ہو جائے گا، اس توفیق سے وہ جہاں چاہے خود کو پہنچا سکتا ہے اور جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔

اے میرے عزیز! یہ اللہ کے علمِ لطیف کا طریق ہے جس سے حضوری وقربِ الٰہی کے انوارِ لطیفہ غیب الغیب سے طالب کے قلب میں ظاہر ہو کر اسے بے آواز الہام کرتے ہیں اور اس کے تمام مطالب پورے کرتے ہیں۔ بشرطیکہ طالب کے پاس چشمِ بینا ہو، نہ کہ وہ اہلِ نفاق، جاہل، نابینا اور سینہ میں کینہ رکھنے والا ہو۔

مرد آن باشد کہ باشد شاہ شناس
می شناسد شاہ را در ہر لباس

ترجمہ: مرد وہ ہے جو شاہ (ذاتِ حق) کو پہچان سکے۔ شاہ خواہ کسی بھی لباس میں ہو، وہ اسے پہچان لیتا ہے۔

می شناسم ہر یکی را بانظر
ہمچو صرافی شناسد سیم و زر

ترجمہ: جس طرح سنار سونے اور چاندی کو پرکھ لیتا ہے اسی طرح میں ہر کسی کو اپنی ایک نظر سے ہی پرکھ لیتا ہوں۔

اس مقام پر طالب کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیغام ملنے لگتے ہیں۔ علمِ حضوری کی یہ راہ

عالم اہل حضور کی گواہ ہے۔ روزِ الست ملنے والی ہدایت سے اسے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے جس کی بدولت وہ عین بعین دیدار کرنے والا خاص ناظر بن جاتا ہے۔ پس جو شخص عین بعین نظارہ کرتا ہے اسے مؤکل فرشتے اور نمازِ استخارہ کی احتیاج نہیں رہتی کیونکہ مرشد کامل کن فیکون کی کنہ اور اسم اللّٰہ ذات کے تصور سے حاصل ہونے والی حضوری سے ایک لاکھ ستر ہزار بلکہ بے شمار علمِ حاضرات اس پر اپنی توجہ سے کھول دیتا ہے اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی تحقیق سے اسے دینی و دنیاوی توفیق اور برحق ہدایتِ حق عطا کرتا ہے۔ پس ظاہر میں اسے تصرف عطا کر کے لایحتاج بنا دیتا ہے اور باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جا کر مشاہدہ عطا کرتا ہے۔ اس حقیقتِ حق کو اختیار کر اور باطل بدعت سے ہزار بار استغفار کر کے شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہرِ عظیم میں ہوشیار رہ۔

ہر مراتب از شریعت یافتم
پیشوائی خود شریعت ساختم

ترجمہ: میں نے تمام مراتب شریعت سے حاصل کیے ہیں اور شریعت کو اپنا پیشوا بنایا ہے۔

مرد وہ ہے جو اپنے ظاہر کو لباسِ شریعت میں ملبوس رکھے اور باطن میں دریائے معرفت نوش کر لے۔ حضوری کی یہ راہ جو گنج بخش اور رنج بردار ہے قصہ خوانی، افسانے سننے سنانے اور جھوٹ بولنے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ تصور اسمِ اللّٰہ ذات جیسے آزمودہ کار تجربہ اور پروردگار پر یقین و اعتبار سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مجاہدہ نہیں بلکہ مشاہدہ کی راہ ہے جس میں پہلے ہی روز اللہ کی حضوری بخش دی جاتی ہے۔ مجاہدہ میں سالہا سال کی ریاضت درکار ہوتی ہے مگر مشاہدہ جو کہ قرب بخشنے والا ہو پلک جھپکنے میں اللہ تعالیٰ کا لازوال وصال عطا کرتا ہے۔

علم حاضرات کی شرح یہ ہے کہ اسم اللّٰہ ذات کے تصور سے حضوریٔ توحید حاصل ہوتی ہے۔ تصور اسمِ اللّٰہ ذات کرنے والے طالب پر پہلے ہی روز حضرت بی بی رابعہ بصریؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ کے مراتب منکشف ہو جاتے ہیں۔ طالب کو اسم اللّٰہ ذات کا تصور کرنے سے علم حاضرات

کی تحقیق اس طرح ہوتی ہے کہ وہ حضوری میں پہنچ کر توحید اِلَّا اللّٰہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے۔ پھر وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں حاضر ہو کر وہاں موجود تمام زندہ وگزشتہ مومن مسلمان اور اولیا اللہ کی ارواح سے ملاقات کرتا ہے۔ تصورِ اسم اللّٰہ ذات کے علمِ حاضرات سے اسے نو آسمانوں، عرش وکرسی، لوح وقلم، زمین کے ساتوں طبق اور کونین کا نظارہ دکھائی دیتا ہے اور ایسا تصرف حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ پہاڑوں کے پتھروں کے نیچے موجود سنگِ پارس دریافت کر لیتا ہے۔ تمام لوگوں میں سے اولیا اللہ، قرآنی آیات میں سے اسمِ اعظم، پودوں میں سے کیمیا اکسیر، جمعہ کے دن میں سے نیک ساعت اور تمام راتوں میں سے شب قدر تلاش کر لیتا ہے۔ چالیس ابدال اور ہر ملک کے چالیس بادشاہوں، اصحابِ کہف، زندہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ سے ملاقات کر کے ان کی صحبت سے فیضیاب ہوتا ہے۔ تصورِ اسم اللّٰہ ذات کے علمِ حاضرات سے ایک ہی ہفتہ میں عنایتِ الٰہی کی بدولت مشرق سے مغرب تک چالیس بادشاہوں کی بادشاہت اور تمام ملک وولایتیں اس کے تصرف اور زیرِ حکم آجاتی ہیں۔ یہ تمام خزانے، ولایتِ بے رنج اور تمام مراتب جو طالب چاہتا ہے اگر تصورِ اسم اللّٰہ ذات کے حاضرات سے باطن میں حاصل نہ ہوتے تو راہِ باطن کے تمام راہی پریشان اور گمراہ تر ہو جاتے۔

جان لے کہ اس کتاب میں سات نقش ہیں جن سے ایک ہی ہفتہ میں سات خزانے حاصل ہوتے ہیں اور پانچ روز میں (تصورِ اسم اللّٰہ ذات کرنے والا طالب) خدا سے واصل ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ یہ سات نقوش سات چابیاں ہیں جن سے طالبِ دیدار کے لیے سات تالے کھلتے ہیں اور وہ توحید کی حضوری کی صورت میں اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ یا یہ کہ ان سات نقوش میں سات اسم ہیں جن کے تصور سے سات خزانوں کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے اور طالب کو سات جسموں کی حکمت معلوم ہو جاتی ہے[1]

---

[1] سات جسموں سے مراد ہے باطنی ہفت اندام یعنی نفس، قلب، روح، سرّ، خفی، اخفیٰ اور انا۔

بیت:

این معمہ مشکل است مشکل کشا
مشکل کشاید آنکہ باشد اولیا

ترجمہ: (اسم اللہ ذات کا) یہ معمہ مشکل ہے لیکن یہی مشکل کشا بھی ہے۔ جو اس مشکل معمہ کو حل کرتا ہے وہی اولیا میں شمار ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ (سورۃ یونس۔ 62)

ترجمہ: بے شک اولیا اللہ کو نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم۔

ان نقوش کا صاحبِ تصور طالب دو حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ وہ جو بھی مشاہدہ کرتا ہے توحید اِلَّا اللہ کے قرب اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے کرتا ہے۔ وہ جو بھی دیکھتا ہے، باطن صفا کی بدولت اسے حق ہی دکھائی دیتا ہے۔ وہ انبیا اور اولیا اللہ کے مراتب خواب، مراقبہ، بحر مکاشفہ میں استغراق کے دوران یا باعیان دیکھتا ہے یا قدرت رحمٰن کے قرب سے دیکھتا ہے یا معرفت اللہ کی توفیق سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ یا اس کے جثۂ روح پرنور کی مانند شعلہ چمکتا ہے جس سے اس کے نظر و نگاہ روشن ہو جاتے ہیں اور وہ روشن ضمیر اور دلخواہ بن جاتا ہے۔ یا سلطان الوھم[1] مقامِ وحدت سے علمِ غیبی اور فتوحاتِ لاریبی وارد کر کے اسے فیض و فضیلت بخشتا ہے۔ یا وہ ربِّ جلیل کا ہم مجلس ہو کر اپنی دلیل کے مطابق علم حاصل کرتا ہے۔ تمام علم علوم مِنۡ لَّدُنِّیۡ کی طی میں ہیں۔ پس جو کوئی مِنۡ لَّدُنِّیۡ اعظم المعظم علم کا ایک حرف بھی پڑھ لیتا ہے اس سے کوئی بھی علم مخفی یا پوشیدہ نہیں رہتا۔ تُو اسم اللہ ذات کے سرّ سے وہ ایک حرف یاد کرتا کہ تو جہاں بھر پر امیر ہو کر مالک الملکی بن جائے۔

اے عزیز من! جان لے کہ اس راہ میں پہلے چار پرندوں یعنی حرص کے کوے، شہوت کے مرغ،

---

[1] مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ۔

زینت کے مور، ہوا و ہوس کے کبوتر کو تصور اسم اللہ ذات کی چھری سے ذبح کر اور پھر اس کے بعد فقر معرفتِ خدا میں قدم رکھ۔ جس وقت یہ چاروں پرندے مر جاتے ہیں تب ظاہری حواس بند ہو جاتے ہیں اور باطنی حواس کھل جاتے ہیں جس سے حق حق کو اور باطل باطل کو پہنچ جاتا ہے۔ اس سلک سلوک کے ابتدائی مراتب دو قسم کے ہیں۔ ایک مرتبہ وہ ہے جس میں مجاہدہ، ریاضت اور چلّہ کشی کروائی جاتی ہے، یہ رنج و مشقت سے بھرپور مرتبۂ مزدور ہے۔ دوسرا مرتبہ وہ ہے جس میں حق دکھایا جاتا اور اس کا مشاہدہ کروایا جاتا ہے، یہ مرتبۂ معرفت و حضور ہے۔ جو کوئی حضوری کی خواہش رکھتا ہے اور خود کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری تک پہنچانا چاہتا ہے اور اس مجلس میں دائمی حاضر رہ کر علم حضوری کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ مرشد عالم باللہ سے یہ راہ طلب کرے کیونکہ مرشد عالم باللہ راہِ حضوری کے سوا اور کوئی راہ جانتا ہی نہیں۔ راہِ حضوری وہ راہ ہے جو اس بات کی گواہ ہے کہ اس راہ میں رفیق (مرشد کامل اکمل) ہمیشہ ہمراہ ہوتا ہے اور طالب کو صغیرہ و کبیرہ گناہ سے باز رکھتا ہے۔ اللہ کی عطا اور فیض سے تماشائے کونین طالب کے مدنظر رہتا ہے۔ اس پر پہلا گواہ طلبِ علم ہے کیونکہ جاہل کبھی معرفتِ اللہ تک نہیں پہنچ سکتا اس لیے کوئی جاہل کبھی فقیر ولی اللہ نہیں بن سکا۔ اس علم سے علمِ دوام یعنی باطنی علم مراد ہے جس میں ظاہری علم شامل ہے بلکہ علمِ باطنی کا ایک حرف سیکھنے سے تمام علمِ ظاہری حاصل ہو جاتا ہے۔ دوسرا گواہ طالبِ مولیٰ ہے کہ جس کے مراتب بہت ہی اعلیٰ و اولیٰ ہیں۔ تیسرا گواہ فضل العلما، چوتھا گواہ اولیا، پانچواں گواہ خلق خدا کی راہبری کرنا اور انہیں فیض پہنچانا ہے، چھٹا گواہ بادب باحیا ہونا، ساتواں گواہ ہوا و ہوس کو چھوڑنا اور آٹھواں گواہ غرق فنا فی التوحید ہو کر فنا فی اللہ اور باخدا ہو جانا ہے جس کے متعلق فرمایا گیا ہے:

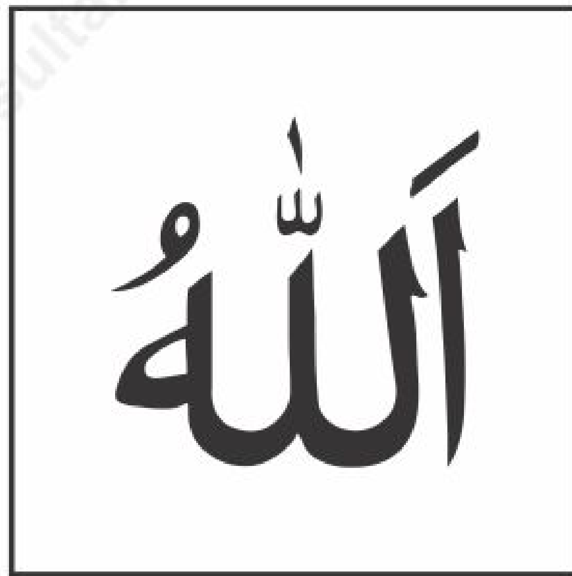
◆ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (سورۃ الحدید۔4)

ترجمہ: اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہوتے ہو۔

جو یہ آٹھ گواہ نہیں رکھتا اسے پیری و مرشدی کی راہ معلوم ہی نہیں۔ یہ گواہ رکھنے والا مرشد ہی طالب

کواس کے تمام مطالب کا گنج عطا کر کے اس کے سب غم دور کر سکتا ہے۔ ایسا مرشد طالب کا مونس و دلخواہ یار اور سرِّ پروردگار کھولنے والا سچا رہبر ہوتا ہے جو اسے باطل بدعت سے استغفار کرواتا ہے۔ وہ صاحبِ نظر اور شریعت کا ایسا شہسوار ہوتا ہے کہ طالبانِ مولیٰ اسے اس طرح پہچان لیتے ہیں جیسے آفتاب کو سب دیکھتے ہی پہچان جاتے ہیں۔

ان ساتوں نقوش سے ہر مطلب اور تصرف کا خزانہ بغیر محنت و رنج کے حاصل ہو جاتا ہے۔ علم حاضرات کی بدولت طی سے طی کھلتی چلی جاتی ہے، حیّ سے حیّ دکھائی دیتا ہے اور قیوم سے ماضی، حال اور مستقبل کے حقائق معلوم ہو جاتے ہیں۔ یہ راہِ حضوری علمِ حضور سے حاصل ہوتی ہے جو کہ اللہ کی توحید و معرفت کے نور کا خاصہ و خلاصہ ہے۔ یہ مراد بخش مراتبِ رحمٰن ہیں جو دنیا، نفس اور شیطان پر غالب بنا دیتے ہیں اور انسانِ کامل کا نصیب ہیں۔ ان مراتب سے اہلِ یقین کو توریت، انجیل، زبور اور فرقان حمید کے علم کے ساتھ ساتھ اسمِ اعظم اور تمام خزانوں اور مخلوقات پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اسم اللہ کا نقش جو فقرا کے لیے باعثِ ہدایت و فضل ہے، یہ ہے:



اورسی حرفی کا یہ نقش حاضرات عطا کرتا ہے:

کبیر قدرت ا عالم امیر	تفکر تصور ب تصرف توحید	تصور حضور ت تصرف نور	توفیق ترک ث توکل تحقیق	فنا ولایت ج ہدایت بقا
معرفت فضل ح فیض جمعیت	عمل دم خ قدیر نیت	حکایت غنایت د ہدایت یگانگت	محبت مکاشفہ ذ مرآت مشاہدہ	راز راہ ر یااللہ آواز
بازیر بازبر ز باظفر باخبر	ذوق شفقت س شرف شوق	شرم شرط ش شریعت شرائط	فیض سِرّ ص سکر بسط	علم ضیاء ض عبادت عفو
طاعت طی ط طلب بیطمع	عالم لدنی ظ کل من	عتاب عین ع عنایت عاذر	طالع مطالعہ غ لوح محفوظ نما	حیرت حال ف قال عبرت
گنج پیچ ق پیرنج پنجاہ	کراہت کرامت ک آفات کرم	لایحتاج جان باز ل علاج معراج	احوال وصال م جمال قال	صادرہ نوردہ ن نزول صدرہ
درود نماز و وحدت فتوحات	قلب سلیم رحمت ہ رحیم بجق سلیم	لقا شفا لا نقش فنا حیا	فریق الفت ء لطف مشرف	یقین نما ی یکتا الحال

ہر دائرہ میں موجود حرف کی دعوت اگر دل اور سانس سے پڑھی جائے تو جسم کے ساتوں اندام نور بن جاتے ہیں۔ اگر اسے دہرا کر پڑھا جائے تو حضوری حاصل ہوتی ہے اور وہ عالم باللہ ہی ہے جو اس نقش کا عامل اور اس مشق کا علم رکھنے والا ہے۔ عالم باللہ کے سینہ میں بے شمار خزانے ہوتے ہیں جن پر اسے مکمل تصرف حاصل ہوتا ہے اور اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں ہوتی۔ اس کے سینہ میں موجود علم کا حرف ''ع'' اسے عین (ذات) تک پہنچا دیتا ہے۔

اشارت	اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ — بشارت مبارک باد
قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ
اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ	فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ
مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ	اسرار کھلتے ہیں

ذکر لَہٗ شیطان، وسوسہ، خناس اور خرطوم سے وجود کو اس طرح پاک کر دیتا ہے کہ پھر وہ کبھی وجود میں نہیں آتے۔ جو شخص ان آفات سے خلاصی پالیتا ہے وہ صفاتِ حسنہ اپنا کر اپنے سینۂ صفا کی بدولت سورۃ اخلاص میں مذکور خاص مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے وجود سے جملہ خطرات ختم ہو جاتے ہیں اور اس کے ظاہری حواس بند مگر باطنی حواس کھل جاتے ہیں۔ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ کے حرف ''ل'' سے لایحتاج ہو جاتا ہے اور حرف میم (م) سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل کر لیتا ہے۔ علمِ صفا جب سینہ میں آجاتا ہے تو ہوا و ہوس کو سینہ سے نکال دیتا ہے۔ سینہ میں موجود یہ علم اللہ کا فضل اور اس کی طرف راہبری کا وسیلہ ہے۔ اس علم کو حاصل کرنے اور اس کی مشق کرنے سے ہاتھوں ہاتھ طالب کو دستگیر کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ تصور اسم اللہ ذات فیض بخش ہے اور اس کے جود و کرم سے طالب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بیعت کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ آپؐ طالب سے فرماتے ہیں:

- خُذۡ بِیَدِیۡ

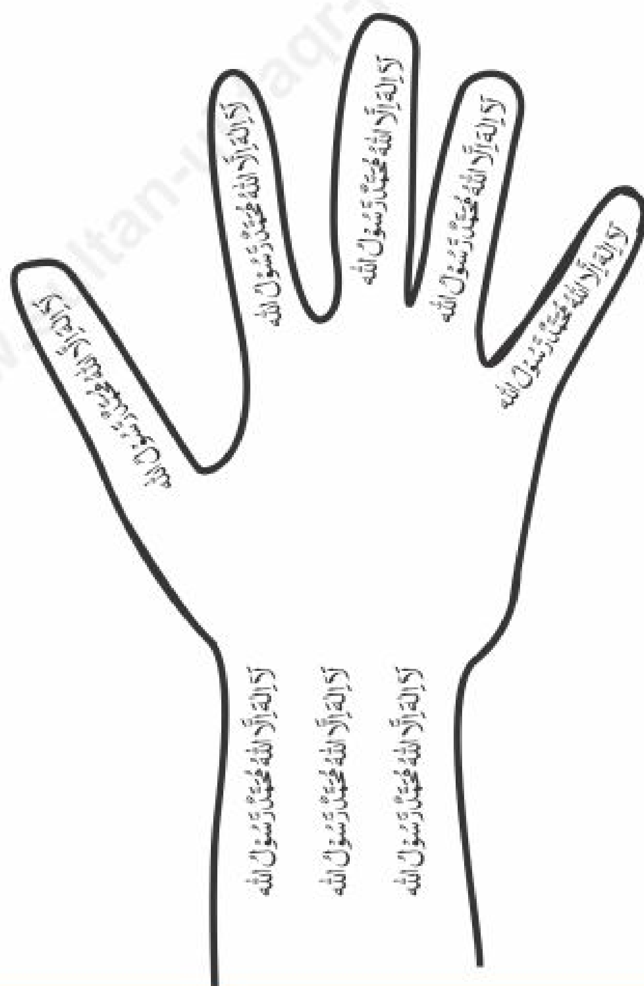
ترجمہ: میرے ہاتھ تھام لو

اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرمایا:

- وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (سورۃ الانفال۔ 17)

ترجمہ: اے نبیؐ یہ کنکر آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکے تھے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک تھامنے اور آپؐ کی پرتاثیر تلقین و تعلیم پر عمل کی مشق کرنے سے طالب کے ساتوں اندام نور ہو جاتے ہیں۔ کلمہ طیب کی مشق مرقومِ وجودیہ کرنے اور دستِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے اسے حضورِ عمل حاصل ہو جاتا ہے۔ آپؐ کے دست مبارک سے بہت سے معجزات کفار کے سامنے صادر ہوئے جیسے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دست مبارک سے مٹھی بھر ریت جانبِ کفار پھینکی تو اس ریت کا ہر ذرّہ آگ بن گیا اور تمام کفار جل کر خاکستر اور نیست و نابود ہو گئے۔



دوسرا معجزہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک سے صادر ہوا وہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت کے ایک اشارہ سے ہی چاند کے دو ٹکڑے کر دیے۔

✿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ ذَرَّاتِ الْکَوْنِ وَالْمَکَانِ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کونین کے ذرات کی تعداد میں اور برکت و سلامتی عطا فرما، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

ایک اور معجزہ یہ ہے کہ جو طالب اس طریق با توفیق و تحقیق پر یقین رکھتا ہے اسے مرشد کامل اکمل باطن میں مجلسِ محمدی کی حضوری میں پہنچا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تلقین دلواتا ہے۔ ایسا ہی عالم باللہ مرشد لائقِ ارشاد ہے جو علم حاضرات سے حضوری عطا کرنا جانتا ہو اور تصور اسم اللہ ذات سے طالب کو حضوری میں پہنچا دے۔ ابیات:

خُذْ بِیَدِیْ فرمود با مصطفیٰؐ
میگرفتم دست از بہرِ الٰہ

ترجمہ: جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خُذْ بِیَدِیْ (میرا ہاتھ تھام لو) فرمایا تو میں نے اللہ کی خاطر فوراً تھام لیا۔

دست بیعت و ارشاد محمدؐ یافتم
تلقین محمدیؐ با خود رفیق ساختم

ترجمہ: میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے رشد و ہدایت حاصل کر کے تلقین محمدؐ کو اپنا رفیق بنا لیا۔

ہر کہ گیرد دست نبویؐ با کرم
در وجود او نماند ہیچ غم

ترجمہ: جس نے بھی دستِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تھام لیا اس کے وجود میں آپؐ کے کرم سے کوئی غم باقی نہیں رہتا۔

جان لے کہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ہر حرف طالب کو یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ[1] ''اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے'' کے مرتبہ پر اس طرح پہنچا دیتا ہے کہ اس کا ہاتھ ہمیشہ کے لیے دستِ قدرت کے نیچے رہتا ہے۔ نفسِ امارہ کا قہر ہر بلا، دیو، جن بلکہ راندۂ درگاہ شیطان سے بھی سخت تر ہے۔ ابیات:

ترا با نفس کافر کیش کاریست
بدام آور کہ این طرفہ شکاریست

ترجمہ: تیرا واسطہ کافر جیسی خصلت رکھنے والے نفس سے پڑا ہے، اسے اپنے دام میں فوراً پھنسا لے کیونکہ یہ بہت عمدہ شکار ہے۔

اگر ماری سیاہ در آستین است
بہ از نفسی کہ با تو ہمنشین است

ترجمہ: اس کافر نفس کو اپنا ہمنشین بنانے سے بہتر ہے کہ تو اپنی آستین میں سیاہ ناگ رکھ لے۔

جان لے کہ جب نفس سیری کی حالت میں ہوتا ہے تو فرعون کی طرح انا کا دعویٰ کرتا ہے۔ نفس جب بھوکا ہو تو اس دیوانے کتے کی طرح ہوتا ہے کہ جسے اَکْلُ الْحَلَالِ وَ صِدْقُ الْمَقَالِ (حلال کھانے اور سچ بولنے) کی تمیز نہیں رہتی۔ اسی لیے فرمانِ الٰہی ہے:

- دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالْ

ترجمہ: اپنے نفس کو چھوڑ اور اللہ کی طرف آ جا۔

نفس شہوت کے وقت بے عقل، جاہل، بے علم اور بے شعور ہوتا ہے اور گناہ کرتے وقت اللہ کو حاضر نہیں سمجھتا۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ ساتھ رہنے والا رفیق ہے مگر بندہ ہی اسے دیکھنے سے اندھا اور گمراہ

---

[1] سورۃ الفتح، آیت 10

ہے۔

✦ وَھُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ (سورۃ الحدید۔4)

ترجمہ: اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہوتے ہو۔

اور وہ نفس ہی ہے جس نے فَفِرُّوۡٓا اِلَی اللّٰہِ (اللہ کی طرف دوڑو) کو فَفِرُّوۡٓا مِنَ اللّٰہِ (دوڑو اللہ سے دور) سمجھ رکھا ہے۔ نفس غصہ اور غضب کے وقت قرآن پاک کا مخالف شیطان بن جاتا ہے کہ اس وقت اس کے منہ سے گالیاں نکلتی ہیں۔ جہاں سخاوت کی ضرورت ہو نفس وہاں قارون کی طرح بخیل بن جاتا ہے اور چون و چرا کرتا ہے اور بخل تو بہت ہی بُرا فعل ہے۔ پس تصور اسم اللہ ذات کے ذریعہ نفس کو یا تو ایک ہی مرتبہ فرمانبردار کر لے یا اسے قتل کر دے یا اسے اس طرح زندان میں قید کر لے کہ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام دیوؤں کو قید کیا کرتے تھا۔ علمِ حاضرات کی بدولت اس چور نفس کو اپنے وجود میں ایک ہی لمحہ میں شناخت کیا جا سکتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

❂ مَنۡ عَرَفَ نَفۡسَہٗ فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّہٗ مَنۡ عَرَفَ نَفۡسَہٗ بِالۡفَنَآءِ فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالۡبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا پس اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا، جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا پس اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

نفس کی موت سے وہ مُوۡتُوۡا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوۡا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اور زندگی میں ہی موت کا تماشا دیکھ لیتا ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

✦ یُّخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَیُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ (سورۃ یونس۔31)

ترجمہ: وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔

جب نفس اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو احوالاتِ حیات کا مشاہدہ اس پر کھل جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ ادب کی قید میں آکر تمام ہوس، کفر و شرک کو چھوڑ دیتا ہے۔ یہ تمام مراتب مرشد کامل عالم عامل کے لیے ایک دم میں منکشف کرنا اور ایک ہی قدم پر دکھا دینا نہایت آسان کام ہے۔ لیکن خام اور کم حوصلہ طالب کے لیے تصرفِ الٰہی کے خزانوں اور وزارت و بادشاہی کے مراتب کی اپنے وجود میں

حفاظت کرنا اور ماہ سے ماہی تک کے تمام طبقات کی سیر کرنا بہت ہی مشکل اور دشوار ہے۔ کیونکہ اس خزانۂ خرمی سے نفس کا قالبی قلب اس قدر فرحت حاصل کرتا ہے کہ ایک ہی دن رات میں جان بلب ہوکر مر جاتا ہے۔

مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو مکاری سے پارسائی کا دعویٰ کرتے ہیں جبکہ درحقیقت گناہ تک ان کی رسائی ہی نہیں۔ حدیث مبارکہ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفُقَرَآءَ الْغَنِیِّ

ترجمہ: بے شک اللہ غنی فقرا سے محبت کرتا ہے۔

پس وہ انہیں کبھی نہ ختم ہونے والے خزانے عطا کرتا ہے۔ مگر اس راہ میں علم کی رفاقت اور ہمراہی لازمی ہے کیونکہ علم ہی عالم کا گواہ ہے اور علم پر ہی عالم کی نگاہ ہے جبکہ جہل کفر ہے اور جاہل گمراہ ہے۔ علم مونسِ جان ہے اور بے علم زاہد دیو شیطان ہے کیونکہ یہ خبیث قرآن اور نص و حدیث پر اعتقاد نہیں رکھتا لہٰذا اس کی کوئی بات بھی قابلِ یقین نہیں ہے۔

جان لے کہ ابلیس اس قدر عالم فاضل تھا کہ اس نے ہر علم پڑھ رکھا تھا اور کوئی بھی علم اس شیطان سے پوشیدہ نہ تھا مگر دو علم ایسے تھے کہ جن سے اسے محروم رکھا گیا۔ پس جو ان دو علوم کو پڑھتا اور جانتا ہے اللہ اسے دنیا و آخرت میں صاحبِ عظمت اور مخدوم بنا دیتا ہے۔ پہلا علم وہ ہے جس کے حصول کے بعد نماز میں وسوسے و خطرات نہیں آتے اور حضورِ قلب سے نماز ادا کی جاتی ہے کہ یہی سجود کا خاصہ ہے اور شیطان یہی عبادتِ سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے مردود ہوا۔ دوسرا علم امرِ غالب ہے جو شیطان کے لیے قاتل تیغِ برہنہ ہے۔ یہ علم تلمیذ الرحمٰن کو دورانِ حضوری مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے اور پہلے علم کی شرح ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کا ہر کلمہ اسے دین پر قوی اور نفس پر منصفِ آئین بناتا ہے۔ مقامِ حضور میں اس علم کے مطالعہ سے وجود میں اس کے ہر کلمہ سے ایسی تجلّی پیدا ہوتی ہے جو دن رات طالب کے ساتوں اندام کو اس طرح جلاتی ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو جلا دیتی ہے۔ اہلِ تجلّی سے شیطان جو کہ نفس کا وزیر ہے، دور بھاگتا ہے۔ کلمہ طیب کی مشق مرقومِ

وجود یہ کرنے والا نفس پر امیر ہوتا ہے، وہ خناس کو مار کر روشن ضمیر ہو جاتا ہو اور خود کو روزِ اول ہی حضوری میں پہنچا دیتا ہے، یہ مراتب طالب اللہ فقیر کے ہیں۔

اللہ ھو میں چار علم ہیں۔ پہلا قاعدہ نعم البدل ہے جو ظاہر کو باطن سے بدل دیتا ہے اور طالب کا نصیب بھی ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ قاعدہ علمِ معمہ کشا ہے جو پڑھائے گئے سبق کو اس علم سے کھول کر دکھا بھی دیتا ہے۔ دوسرا قاعدہ علمِ نعم الفضل ہے جس میں عیان با عیان اور بیان با بیان علم نصیب ہوتا ہے۔ یہ نیکیوں کا علم ہے جسے عمل میں لانا بھی ایک معمہ ہے، اس معمہ کو عالم باللہ عارف ولی اللہ ہی کھولتا اور دکھاتا ہے۔ تیسرا قاعدہ دل میں علمِ نعم کا سبق ہے جس میں محاسبہ با محاسبہ، مکاشفہ با مکاشفہ، سینہ با سینہ علم حاصل ہوتا ہے۔ یہ علم سینہ کو نفاق اور ریا سے اس طرح پاک کرتا ہے کہ سینہ میں کوئی ظاہری احتیاج باقی نہیں رہتی۔ چوتھا قاعدہ ہدایت الازل کے علم کا ہے جس میں عالم النفس، عالمِ آدم، عالمِ روح اور عالمِ قلب کا علمِ روشن ضمیر شامل ہیں۔ جملہ علوم ان چار علم الکتاب میں ہی آجاتے ہیں۔ حدیث مبارکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:

- اَدُلُّكَ يَا عَلِيُّ طَرِيْقَتِيَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الطَّرِيْقَ

ترجمہ: اے علیؓ! خوب جان لو کہ میرا راستہ ہی اللہ تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

- قُلْ يَا عَلِيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِغْمِضْ عَيْنَكَ وَارْفَعْ صَوْتَكَ وَاَنَا اَسْمَعُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اے علیؓ! لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس طرح کہیں کہ آپ کی آنکھیں بند ہوں اور آواز بلند ہو اور آپ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو خود سنیں۔

یہ بھی تصور اسمِ اللہ ذات ہی کی ایک قسم ہے۔ جان لے کہ یہ طریقت بھی علمِ شریعت میں ہی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

- قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O (سورۃ آل عمران۔31)

ترجمہ: (اے محبوبؐ) فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

یہ آیت مبارکہ مالک الملکی (انسانِ کامل) کی محبت کے حق میں ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَلشَّرِيْعَةُ اَقْوَالِيْ وَ الطَّرِيْقَةُ اَفْعَالِيْ وَ الْحَقِيْقَةُ اَحْوَالِيْ وَ الْمَعْرِفَةُ اَعْرَافِيْ

ترجمہ: شریعت میرے اقوال، طریقت میرے افعال، حقیقت میرے احوال اور معرفت میری پہچان ہے۔

اللہ تعالیٰ بے مانند و بے مثال کی محبت میں ختم ہو جانے سے ہی اس کی حضوری اور وصال حاصل ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (سورۃ الشوریٰ۔11)

ترجمہ: اس کی مثل کوئی نہیں اور وہ سمیع و بصیر ہے۔

وصال کی یہ راہ ظاہر میں شریعت پر اعتقاد کے ساتھ عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ محبتِ الٰہی کے یہ احوال اللہ کا فضل ہیں اور وہ جسے چاہتا ہے بغیر محنت کے عطا فرماتا ہے جیسا کہ فقیر حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ۔

◆ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (سورۃ آلِ عمران۔73)

ترجمہ: بے شک یہ اللہ کے ہاتھ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

طریقت سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی اور موافقت ہے۔ اس راہ میں سب سے پہلے رزاق پر مکمل اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔ دوم نیکی و بدی کو مدِنظر رکھتے ہوئے خوف کو ہر لمحہ اپنا رفیق بنانا جو کہ پل صراط پر چلنے کے مترادف ہے۔ سوم یہ کہ اپنے ساتوں اندام

کو ہر دم تصور اسم اللّٰہ ذات کے تصرف سے دائمی محفوظ کرنا اور ذکر نفی اثبات کو دھیان میں رکھنا۔ چہارم یہ کہ نفس (کو غیر اللہ میں مشغول ہونے سے بچانے) کی خاطر مخلوقات سے قطع تعلق کرنا۔ پنجم یہ کہ موت کو دوست رکھنا۔ حدیث مبارکہ ہے:

اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

ترجمہ: موت وہ پُل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔

ششم دنیا کو ترک کرنا۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَّطَالِبُهَا کِلَاب

ترجمہ: دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔

ہفتم فنا فی اللہ ہو جانا ہے جس کے بعد یہ سات مراتب حاصل ہوتے ہیں؛ سچے خواب دیکھنا، بے آواز الہام ہونا، روشن ضمیری، علمِ حاضرات کا ظاہری علم، علم باطن، لوح محفوظ کے علم کا مطالعہ اور ساتواں مرتبہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچنا اور اس کا مشاہدہ کرنا ہے۔ صاحبِ احوال کو حقیقت و معرفت کے یہ تمام مراتب شریعت اور شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موافقت اختیار کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

اَلشَّرِیْعَةُ کَلَبَنٍ وَالطَّرِیْقَةُ کَجُغْرَاتٍ وَالْحَقِیْقَةُ کَمِسْکَةٍ وَالْمَعْرِفَةُ کَالرُّوْغَنٍ

ترجمہ: شریعت دودھ کی مثل ہے، طریقت دہی ہے، حقیقت مکھن ہے اور معرفت گھی ہے۔

یہ تمام قاعدے شریعت سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

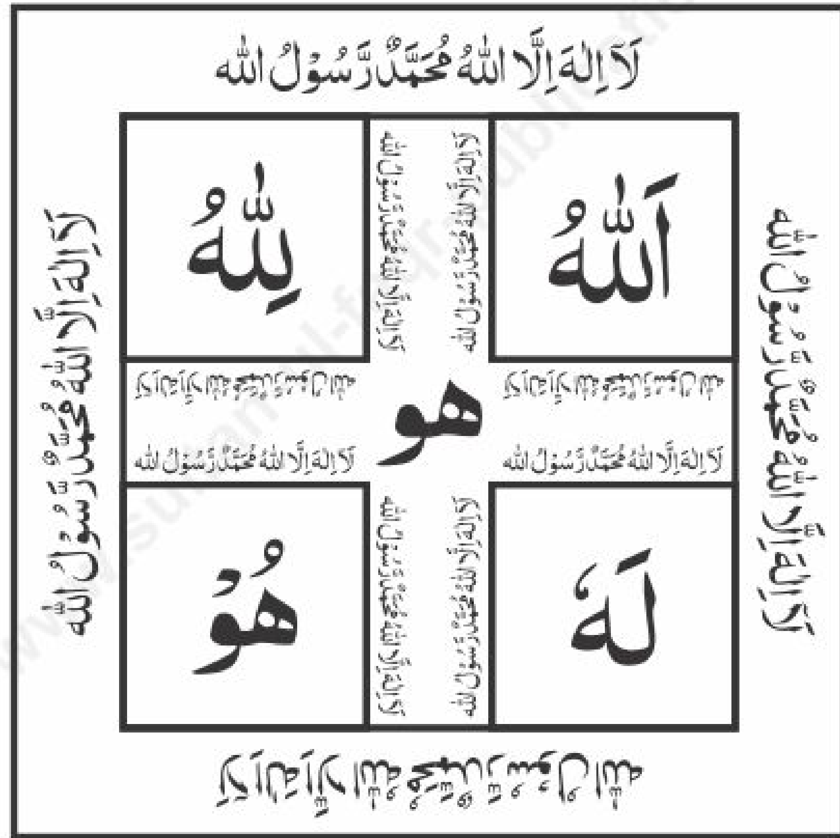
وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ (سورۃ الحجر۔99)

ترجمہ: اس وقت تک اللہ کی عبادت کرو جب تک کہ تمہیں حق الیقین نہ حاصل ہو جائے۔

یہ مقام اللہ کی ذات وصفات کی معرفت کا مطالعہ رکھنے والے صاحبِ احوال اور خادم العلم کو حاصل ہوتا ہے۔ اسمِ اللّٰہ کی تجلّی نور اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جاتی ہے۔ ذکر کلمہ طیب کے تصور کی برکت سے طالب اللہ روشن ضمیر ہو کر اپنے قلب میں اسرارِ الٰہیہ کی فتوحات

کی سیر کرتا ہے اور بغیر کسی تکلیف کے دونوں جہان کا نظارہ دیکھتا ہے۔

کلمہ طیب کی دیگر برکات یہ ہیں کہ طالب اپنے وجود میں نفس اور روح کے احوال دیکھتا ہے، شیطان، اہلِ قبور، پرندوں اور جانوروں کے احوال کی حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے اور صاحب الاولیا، صاحبِ فقر اور صاحبِ نفاق کے احوال بھی دیکھتا ہے۔ ہر دائرہ کا نقش مومن (مرشد کامل اکمل) کے سینہ میں ہے لیکن طالب اگر مومن سے تصور اسم اللہ ذات حاصل نہیں کرتا تو وہ صورتِ دائرہ نہیں دیکھ سکتا کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ سینۂ مومن میں یہ کہاں سے موجود ہے۔ البتہ خالص اعتقاد رکھنے والے صاحبِ احوال عارفوں کے سینہ میں اس کا مکمل علم موجود ہے۔



جان لے کہ جو مرشد اپنی توجہ اور تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے طالب کے وجود میں نفس کو شیطان سے جدا نہ کر سکے نہ ہی طالب کو مرتبۂ حضوری تک پہنچائے اور وہ تمام عمر ورد و وظائف اور ذکر فکر کرنے کے باوجود خطراتِ شیطانی اور وسوسوں میں قید رہے، ایسا مرشد خام ہے۔ اس میں کامل ہونے کے کوئی آثار نہیں اور اس کے طالب بھی بدکردار اور بیل گدھے ہیں۔ مطلب یہ کہ کامل

مرشد وہ ہے جو تصورِ اسم اللہ ذات کے ذریعے طالب کو اثبات کی منزل تک پہنچائے اور اسے شش جہات سے نکال کر لامکان میں لے جائے حتیٰ کہ اس کے لیے زندگی اور موت برابر ہو جائیں۔

چنانچہ حدیثِ مبارکہ ہے:

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں، بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

ابیات:

جثہ ایمان در جثہ درست
بعد از مردن بماند آن نخست

ترجمہ: انسان کے جسم میں ایمان ہونے سے جسم درست رہتا ہے۔ مرنے کے بعد جو چیز باقی رہتی ہے وہ ایمان ہی ہے، ایمان جسم کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

احتیاجی نیست قبرش را نشان
قبر آن جثہ بجثہ جاودان

ترجمہ: ان کی قبر کو نشان کی احتیاج نہیں ہے کیونکہ ان کی قبر تو ان کے جاوداں وجود کی بدولت جاوداں ہو جاتی ہے۔

قبرہائے ہست عارف آن جہان
در فنا فی اللہ دارد لامکان

ترجمہ: عارفین کی قبور ایک دوسرا ہی جہان ہے کیونکہ وہ فنا فی اللہ ہو کر لامکان میں پہنچ چکے ہیں۔

ہر کہ با اینجا رسد مردِ خدا
ہر کہ این جای بیاید مرحبا

ترجمہ: جو اس جگہ (لامکان) تک رسائی حاصل کر لے وہ مردِ خدا ہے۔ اس جگہ پہنچ جانے والے کو

بہت مبارکباد۔

باھُوؒ چون بحر است زان بحر شرف

اولیا را این مکانی لاتخف

ترجمہ: باھُوؒ! وہ جہان ایک سمندر ہے، ایک بحرِ شرف۔ یہاں پہنچ کر اولیا ہر خوف سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

طلب کن از مرد مرشد راہبر

تا ترا کلی شود از حق خبر

ترجمہ: مردِ مرشد جو کہ راہبر ہے، سے اس جہان تک پہنچانے والی راہ طلب کر تا کہ تو حق سے مکمل طور پر آشنا ہو جائے۔

بی حضوری نظر مرشد خام تر

مرشد جامع رساند با نظر

ترجمہ: حضوری نہ رکھنے والے مرشد کی نظر خام تر ہوتی ہے۔ جبکہ جامع مرشد ایک ہی نگاہ سے حق تک پہنچا دیتا ہے۔

کیونکہ اس کی روح دونوں جہانوں میں زندہ ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

ترجمہ: ایک گھڑی کا تفکر دونوں جہانوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

یہی وہ تفکر ہے جو رحمتِ الٰہی کے مدِنظر اور منظور ہوتا ہے۔ طالب پر ذات وصفات کی تجلّی اسے نورِ حضور کے مرتبہ پر پہنچا دیتی ہے اور وہ یسمع اللہ کی شان کا حامل ہو جاتا ہے۔ یہ تجلّی نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تجلیات سے ہے۔ بیت:

موسیٰؑ ز ہوش رفت بیک پرتو صفات

تو عین ذات می نگری در تبسمی

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کی صفات کی ایک جھلک دیکھ کر ہوش کھو بیٹھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عین ذاتِ الٰہی کو دیکھ کر بھی تبسم فرماتے ہیں۔
یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی شرف ہے۔

بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لِیْ مَعَ اللّٰہ

ترجمہ: فرشتہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کا بہت قرب رکھتا ہے لیکن پھر بھی لِیْ مَعَ اللّٰہ[1] کے مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔
حق کو قبول کر لے اور باطل بدعت سے استغفار کر۔ پس مردِ مرشد عالم باللہ وہ ہے جو تصور اسم اللہ ذات سے لِیْ مَعَ اللّٰہ کے مقام تک لے جانے والی راہِ حضوری کھول دے اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ سے اس کی حقیقت دکھا دے۔

بیت:

آن پیر پیر است مرشد درد بین
بی حضوری پیر و مرشد دُزدِ دین

ترجمہ: وہی پیر اصل مرشد ہے جو درد کو پہچاننے والا ہو جبکہ حضوری نہ رکھنے والا پیر و مرشد دین کے لیے راہزن ہے۔
لاھوت لامکان میں پہنچ کر لسانِ غیب سے بے زبان قرآن پڑھنا اور (ظاہری) چشم کے بغیر اللہ کو بے عیان دیکھنا ایک راز ہے، اسے احمق پریشان لوگوں پر ظاہر کرنے کی کیا ضرورت ہے! جان لے کہ ہر انسانی وجود وصالِ الٰہی کے لائق نہیں ہوتا نہ ہی ہر زبان تقریر و بیان کر سکتی ہے اور نہ ہی ہر پتھر لعل ہوتا ہے۔

---

[1] حدیثِ مبارکہ ہے: لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ ترجمہ: میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ (قرب کا) ایک وقت ایسا ہوتا ہے جس تک کسی مقرب فرشتے اور مرسل نبی کی بھی رسائی نہیں۔

بیت:

نہ ہر سر بود لایق بادشاہی
نہ ہر دل توان گفت سرّ الٰہی

ترجمہ: نہ تو ہر سر بادشاہی کے لائق ہوتا ہے اور نہ ہی ہر دل اس قابل ہوتا ہے کہ اسے سرِّ الٰہی بتایا جا سکے۔

مردِ مرشد وہ ہے کہ جو طالب کے وجود میں ساتوں اندام کو ایک ہی نظر میں بہتے دریا کی طرح پاک کر دے اور دوسری نظر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں اس طرح پہنچا دے کہ طالب کو تمام عمر چلّہ کشی اور ریاضت کی احتیاج نہ رہے۔ مردِ مرشد وہ ہے جو مجاہدہ میں مشاہدہ کروا دے کیونکہ مجاہدہ نمازِ راز ہے۔ یہ راز ایک ایسی آواز ہے جو رکوع اور سجود کے دوران حضوری اور قربِ الٰہی سے سنائی دیتی ہے اور طالب اللہ تعالیٰ حیّ و قیوم کی طرف سے لَبَّیْكَ یَا اَسْعَدَ عَبْدِیْ کا جواب باصواب الہام کے ذریعہ سنتا ہے۔ یہ نماز زندہ دل والے ادا کرتے ہیں جو انہیں مجاہدہ میں ایسا مشاہدہ کرواتی ہے کہ جس سے عشق و محبت کی سوزش اور آتشِ شوق کی پیاس پیدا ہوتی ہے۔ نورِ توحید کی یہ آتش اتنی تیز ہے کہ دوزخ کی آگ اس سے لی گئی ہے۔ جس کا دل اس آتشِ محبت میں نہیں جلا اسے دوزخ کی آگ جلائے گی۔ بیت:

مرا شد چنان آتش منزلم
کہ دوزخ گرفتہ آتش ز دلم

ترجمہ: میرا دل آتشِ عشق کی ایسی منزل بن گیا ہے کہ دوزخ نے بھی میرے دل سے آگ حاصل کی ہے۔

اس آتش کی نوری و ناری تجلیات جباری اور قہاری میں دونوں جہان سے زیادہ بھاری ہیں البتہ اسم اللہ ذات سے زیادہ بھاری نہیں ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ

اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا o (سورۃ الاحزاب۔72)

ترجمہ: بے شک ہم نے امانتِ الٰہیہ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر پیش کی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کیا اور ڈر گئے مگر انسان نے اسے اٹھا لیا، بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم اور جاہل ہے۔

پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس امانتِ الٰہیہ کی گرانباری کے باعث فرمایا کرتے تھے:

- يَالَيْتَ رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ يَخْلُقْ مُحَمَّدًا

ترجمہ: کاش کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ربّ محمدؐ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

پس کسی اور کی کیا مجال! اس بارِ امانت کو اٹھانے کا شرف صرف انسان کو حاصل ہے لیکن حدیث مبارکہ ہے:

- اِسْمُ اللّٰهِ شَيْءٌ طَاهِرٌ لَا يَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَكَانٍ طَاهِرٍ

ترجمہ: اسم اللہ ایک پاکیزہ شے ہے اور یہ پاک و طاہر مکان کے سوا کسی جگہ قرار نہیں پکڑتا۔

بیت:

اسم اللہ بس گران است بی بہا
این حقیقت را بداند مصطفیٰؐ

ترجمہ: اسم اللہ ذات ایک ایسا گراں قدر خزانہ ہے جس کی حقیقت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی جانتے ہیں۔

ہر علم اور ہر کتاب اسم اللہ ذات کی شرح ہے۔ علمائے عامل اور منتہی فقیر کامل وہی ہے جو اسم اللہ ذات کی کلید سے ہر علم کے مطالب اور دونوں جہان کا تماشا دکھا دے۔ اسم اللہ ذات برحق ہے، تو حق کو لے لے اور بدعت، کفر و باطل سے استغفار کر۔ اسم اللہ ذات ہر طریق سے توحید تک پہنچا کر صاحبِ نظر بنا دیتا ہے اور طالب اپنی شہرگ سے بھی نزدیک تر ذات کو دیکھتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (سورۃ ق۔16)

ترجمہ: اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ اگر غیر مخلوق ہے اور لامکان میں ہے تو پھر اس غیر مخلوق کو انسانی وجود کی شہ رگ اور جان سے کس طرح تشبیہ دے سکتے ہیں؟ چنانچہ جس طرح سورج کی روشنی ہر جگہ موجود ہوتی ہے بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور لطف وعنایت کی نظرِ کرم بھی اپنے بندہ پر ہر وقت رہتی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:

◆ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (سورۃ الحدید۔4)

ترجمہ: اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہوتے ہو۔

◆ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (سورۃ المومن۔19)

ترجمہ: وہ خیانت کرنے والی نگاہوں کو جانتا ہے اور (ان باتوں کو بھی) جو سینے (اپنے اندر) چھپائے رکھتے ہیں۔

پس جسے بھی دائمی حضوری حاصل ہو جاتی ہے اس کی ہر بات کامل علمِ تفسیر کے موافق ہوتی ہے کیونکہ عارف کی ہر بات نورِ حضور ہے۔ عارف فنا فی اللہ بقاباللہ کے مقام پر فائز کلیم اللہ ہوتا ہے اور اس کا ہر کام صرف اللہ کے لیے ہوتا ہے۔ جو جتنا بڑا عارف ہے وہ اتنا ہی عاجز ہے۔

عارف علمِ ظاہر و باطن سے بے خبر نہیں ہوتا۔ چنانچہ ان کے احوال حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ سے معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کو توڑ ڈالا، بچے کو قتل کیا اور دیوار کو بنایا لیکن ان کا کوئی بھی عمل بغیر حکمت کے نہ تھا کیونکہ:

❁ فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ

ترجمہ: حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

پس ایسے اعمالِ طریقت کی تحقیق کی توفیق صرف اسی کو حاصل ہوتی ہے جو حق کا رفیق اور طالبِ

صادق اہلِ صدیق ہو نہ کہ اہلِ زندیق۔ جان لے کہ فقیرِ کامل اور علمائے عامل کا دشمن تین حکمت سے خالی نہیں ہوتا؛ یا تو وہ منصوبہ باز حاسد ہوتا ہے یا جھوٹا ہوتا ہے یا پھر باطنی امراض رکھنے والا منافق۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ (سورۃ البقرہ۔10)

ترجمہ: ان کے دلوں میں مرض تھا پس اللہ تعالیٰ نے اس مرض کو بڑھا دیا اور ان کے لیے ان کے جھوٹ کے بدلے دردناک عذاب ہے۔

اس مرض کی دوا کیا ہے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ مرشد اسے دین کا خزانہ عطا کر کے دین میں لایحتاج بنا دے اور باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مشاہدہ اور معراج عطا کرے۔ اس کے بعد مرشد اسے نفاق کے مرض سے شفایاب کر کے بدعت و استدراج سے چھٹکارا دلا دیتا ہے۔ عالم باللہ کے لیے ہر مرتبہ طالب کو کھول کر دکھا دینا اور اسے بے محنت و بے رنج ایک ہفتہ یا پانچ دن میں گنجِ تصرف عطا کر دینا آسان کام ہے۔ مگر ناقص کے لیے انتہائی مشکل اور دشوار ہے خواہ وہ تمام عمر کوشش کرتا رہے۔ بیت:

چار بودم سہ شدم اکنون دویم
و ز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

ترجمہ: میں چار تھا، پھر تین ہوا اور اب دو ہو گیا ہوں۔ جب میں دوئی سے بھی گزر گیا تو اب یکتا ہو گیا ہوں۔

فقیر جو کچھ کہتا ہے اس راہِ حساب سے کہتا ہے جس میں بے حجاب دیدار کا ثواب، باطن صاف اور نفس سے انصاف ہے اور یہ راہ لاف زنی کے خلاف ہے۔ یہ فقرِ اختیاری[1] کا مقام ہے۔ ہدایت

---

[1] فقرِ اختیاری: اس کی تفصیل جاننے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ لطیف شمس الفقرا بارِ سوم باب اوّل کا مطالعہ فرمائیں۔

غنایت کی قید میں ہے اور ہدایت کا اعتبار غنایت[1] سے ہے جو غم بردار ہے۔ مرتبۂ غنایت کے بغیر طالب کی زبان پر لوگوں کے خلاف گلے اور شکایات کی حکایات رہتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

◆ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ○ (سورۃ الضحیٰ۔7)

ترجمہ: اور پایا تم کو تنگ دست سو غنی کر دیا۔

پس اللہ کا لانہایت وصال حاصل کر کے مرتبۂ غنایت پر پہنچنا اللہ کے لطف و عنایت سے ہی ممکن ہے۔ غالب الاولیا فقیر، عارفِ خدا، شہسوار کے لیے علمِ دعوت تیغ برہنہ کی مانند ہے۔ عملِ دعوت کا عامل صاحبِ دعوت قبور پر دعوت پڑھ کر اللہ کے قرب و حضور سے ہر سوال کا جواب حاصل کرتا ہے۔ جملہ دعوتِ قرآن اسی دعوت سے کھلتی ہیں اور اسی علمِ دعوت سے توفیق کی تحقیق حاصل ہوتی ہے۔ دعوتِ قرآن پڑھنے سے پہلا عملی تجربہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ دعوت کے دوران قرآن پڑھنے سے طالب دونوں جہان طے کر کے لوحِ محفوظ پر لکھے علم کا مطالعہ کر لیتا ہے اور یہ دعوت ہر طالب کے تمام مطالب پورے کر دیتی ہے۔ علمِ دعوت کا عامل جب اس طریقہ سے ایک بار قرآن پڑھتا ہے تو اس عمل کا اثر قیامت تک جاری و ساری رہتا ہے۔

دعوتِ آیاتِ قرآن ایک ایسی کلید ہے کہ اسے جس بھی مقصد کے تالے میں ڈالیں یہ اسے کھول کر دکھا دیتی ہے۔ اس کی شرط ہے کہ یہ ایک قدم پر اور یکدم تمام غموں کو دور کر دیتی ہے۔ انتہائے دعوت تک پہنچنے کے لیے تقلید سے باہر نکلنا اور ختمِ توحید (ہمہ تن توحید) میں داخل ہونا ضروری ہے۔ وحدت میں اس قدر راز ہیں کہ انہیں بیان کرنے کے لیے بیشمار کتابیں درکار ہیں۔ اساسِ دعوت پر قائم رہنے والا ایک دم اور ایک ہی قدم میں تمام جہان کو فنا فی اللہ کر سکتا ہے جیسے کہ اچانک سب پر موت طاری ہو جائے اور دوسرے ہی دم میں اپنے فیض سے انہیں بقا تک پہنچا کر جمعیت با مطالب عطا کر دیتا ہے۔

---

[1] غنایت: غنایت کے بارے میں تفصیلاً جاننے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ لطیف شمس الفقرا بارِ سوم، باب 41 کا مطالعہ فرمائیں۔

جان لے کہ اگر اہلِ دعوت اپنے دشمن کے دم سے دم ملا کر اس کے اربعہ عناصر ہوا، پانی، مٹی اور آگ سے بنے وجود میں پانی کو غالب کر دے تو دشمن کے وجود میں اسقدر سردی پیدا ہوتی ہے کہ وہ اسی وقت مر جاتا ہے۔ اگر اپنے دشمن کے دم سے دم ملا کر اس کے وجود میں ہوا کو غالب کر دے تو اس کے جسم میں اسقدر ہوا پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ یکدم مر جاتا ہے۔ اور اگر اپنے دم کو دشمن کے دم سے ملا کر اس کے وجود میں خاک کو غالب کر دے تو اس کے جسم میں اس قدر خاک پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ یکدم مر جاتا ہے۔ اور اگر دشمن کے دم سے دم ملا کر اس کے وجود میں آگ کو غالب کر دے تو اسکے وجود میں آگ کی گرمی سے تپ لرزہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اس کی تاب نہ لاتے ہوئے یکدم مر جاتا ہے۔ ایسی دعوت شہسوار کے ہاتھ میں ذوالفقار کی مانند ہے جس سے وہ موذی کافروں کو قتل کر سکتا ہے۔ بیت:

شہسوارم شہسوارم شہسوارم
نفس را مرکب کنم در زیر بار

ترجمہ: میں شہسوار ہوں، شہسوار ہوں، شہسوار ہوں، ایسا شہسوار کہ نفس کو زیر کر کے اس پر سوار ہو جاتا ہوں۔

دعوت بست اور دعوت کشاد کیا ہے؟ دعوتِ بست یہ ہے کہ صاحبِ دعوت قبور پر علمِ دعوتِ قرآن پڑھ کر تصور سے روئے زمین پر موجود تمام عامل حضرات کے ورد و وظائف، علمِ دعوت اور ان کا تمام علم اس طرح بند کر دے کہ وہ ایک حرف بھی نہ پڑھ سکیں۔ اور اگر کھول دے تو ان کا علم اس قدر کشادہ ہو جائے کہ کسی کو قدرت نہ رہے کہ پھر اسے بند کر سکے۔ اگر ایسا عامل صاحبِ دعوت صرف ایک بار اپنے یا کسی دوسرے کے اردگرد حصار باندھ کر اللہ کی حفاظت کے سپرد کر دے تو پھر اسے دوبارہ کبھی آسیب، رجعت اور تکالیف سے اپنی جان اور عز و جاہ کی حفاظت کے لیے حصار باندھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ یہ دعوت ایسا چراغ ہے کہ دم بادم، دل بادل، قلب باقلب، روح باروح، نفس بانفس، زبان بازبان، سب دعوت پڑھتے ہیں۔ لیکن یہ ناقص اور خام عوام کی ناتمام

دعوت ہے۔ مشکل کشا علم دعوت تو کامل صاحبِ دعوت پڑھتا ہے جو گوناگوں چرب طعام اور حیوانات کے لذیذ گوشت سے اپنے شکم کو پُر بھی کرتا ہے اور اسمِ اعظم کو بھی تصور میں رکھتا ہے۔ وہ لوحِ محفوظ تک پہنچ کر وہاں کی سیاہی اپنی زبان کے لیے لے آتا ہے اور تمام ضروری مہمات اور کام جذب سے سرانجام دیتا ہے۔ یہ مراتب بھی اسم اللہ کے تصور کی توفیق سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات نا صرف مشکل نما ہے بلکہ مشکل کشا بھی ہے۔ جب کوئی باطن صفا طالب اسم اللہ ذات پڑھتا ہے تو اللہ کا یہ اسمِ جلیل اسے معرفتِ توحید تک پہنچا دیتا ہے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے مدِنظر رہتا ہے۔

علمِ حضوریٔ توحید کے ہر دو دست کا پہلا قاعدہ تصور اسم اللہ ذات سے نعم البدل کا مقام حاصل کرنا ہے جو ظاہری توفیق سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچاتا ہے اور اس کی باطنی تحقیق ظاہر سے ہوتی ہے۔ یہ ہر مشکل کو حل کر کے طالب کو عالم باللہ اولیا اللہ بنا دیتا ہے۔ دوسرا قاعدہ علمِ فیض الفضل سے توحید اور حضوری کی تحقیق کر کے اللہ کا باعیان دیدار کرنا اور مقربِ سبحان ہونا ہے۔ تیسرا قاعدہ لازوال ہدایت کا علم ہے جو طالب کو لاھوت لامکان کا ساکن اور پریشان لوگوں کے لیے جمعیت بخش بنا دیتا ہے۔ جو کوئی اس علم کے تینوں قاعدے اسم اللہ ذات کے تین تصورات کے ذریعے ایک ہی سبق میں پڑھ لے گا اس سے تصرف کا کوئی بھی خزانہ مخفی و پوشیدہ نہیں رہتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ (سورۃ الاحزاب۔72)

ترجمہ: بے شک ہم نے امانتِ الٰہیہ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر پیش کی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کیا اور ڈر گئے مگر انسان نے اسے اٹھا لیا، بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم اور جاہل ہے۔

اللہ کی توحید کی معرفت حاصل کرنا اور اس کے لازوال جمال کا مشاہدہ کرنا آسان کام ہے لیکن اپنے وجود میں اسم اللہ ربّانی کے بارِ گراں کی نگہداشت کرنا اور اسکی قہاری، جباری، جلال اور جمال کو برداشت کرنا بہت مشکل اور خاصا دشوار ہے۔ پس طالبِ مولیٰ کو ظاہر میں اپنا حوصلہ وسیع رکھنا چاہیے اور باطن میں دائمی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں رہنا چاہیے۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

اِسۡمُ اللّٰہِ شَیۡئٌ طَاھِرٌ لَا یَسۡتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاھِرٍ

ترجمہ: اسم اللہ ایک پاکیزہ شے ہے اور یہ پاک وطاہر مکان کے سوا کسی جگہ قرار نہیں پکڑتا۔

یہ مرتبہ اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتا ہے اور اسی سے اللہ کی پہچان اور فنا و بقا کے مقام تک رسائی حاصل ملتی ہے۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

مَنۡ عَرَفَ نَفۡسَہٗ فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّہٗ مَنۡ عَرَفَ نَفۡسَہٗ بِالۡفَنَآءِ فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالۡبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا پس اس نے اپنے ربّ کو پہچانا، جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا پس اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

یہ مراتب پہلے روز ہی خدا تک پہنچنے والے طالب کے ہیں۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

مَنۡ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدۡ کَلَّ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

فقر عظیم الشان عظمت والا ہے اور صاحبِ فقر قلبِ سلیم رکھنے والا اور حق کو تسلیم کرنے والا ہے۔ فقر کے حرف ''ف'' سے فخر، حرف ''ق'' سے قرب اور حرب ''ر'' سے مخلوقِ خدا پر رحمت ہے۔ ایسا فقر لباسِ شریعت میں فقرِ اختیاری ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡفُقَرَآءَ ۝ اَلۡفَقۡرُ فَخۡرِیۡ وَالۡفَقۡرُ مِنِّیۡ

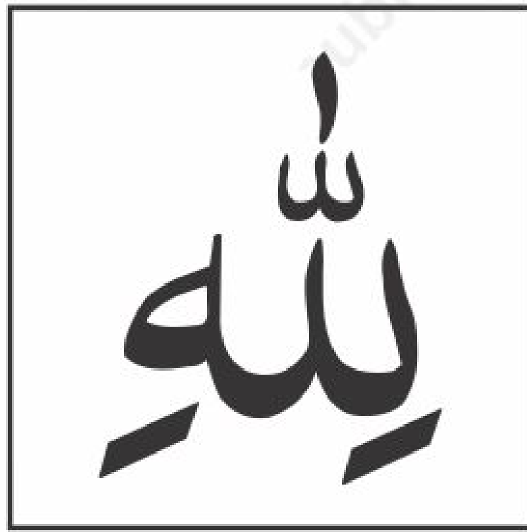
ترجمہ: بے شک اللہ فقرا سے محبت کرتا ہے۔ فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

قرآنِ مجید میں ہے:

✦ لِمَآ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ (سورۃ القصص۔24)

ترجمہ: (اے پروردگار!) میری طرف تُو جو نازل فرماتا ہے میں اس خیر کا فقیر ہوں۔

طالب کو حق پرست اور مرشد کو محقق حق نما ہونا چاہیے۔ اسم اللہ ذات کا تصور کرنے والے کو حُسن اور سرود اچھے نہیں لگتے خواہ حُسن صورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کی مثل ہی کیوں نہ ہوں اور سرود حضرت داؤد علیہ السلام کے گلے کی مانند خوش آواز ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ تو الست کی آواز سنتا ہے اور حسنِ پروردگار کی تجلّی کے انوار دیکھتا ہے۔ پس جو حسنِ ازلی کو دیکھتا ہے اسے مخلوق کے حسن کو دیکھنے کی کیا ضرورت! اسم اللہ ذات کا یہ طریق قرآن کے موافق اور شیطان کے مخالف ہے۔ جو کوئی اس تصور میں آتا ہے اسے زندگی و موت، نفس و دنیا اور شیطان کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔



حدیثِ مبارکہ ہے:

✠ کُلُّ اِنَآءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیۡهِ

ترجمہ: برتن سے وہی نکلتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔

جو ایک کو پڑھتا ہے اور ایک کو جانتا ہے وہ ہمیشہ توحید کی قید میں رہتا ہے۔ جو اس دریائے توحید میں داخل ہوتا ہے پھر کبھی توحید سے باہر نہیں نکلتا۔ احادیثِ مبارکہ ہے:

✠ اَلۡعَافِیَۃُ عَشَرَ جُزۡءٍ تِسۡعَۃٌ فِی السُّکُوۡتِ وَوَاحِدٌ فِی الۡوَحۡدَۃِ

ترجمہ: عافیت کے دس حصے ہیں جن میں سے نو سکوت میں ہیں اور ایک وحدت میں۔

اَلسَّلَامَةُ فِی الْوَحْدَةِ وَالْاٰفَاتِ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ

ترجمہ: وحدت میں سلامتی ہے اور دوئی میں آفات ہیں۔

وحدت تک پہنچنے والے طالبوں کے متعلق اللہ فرماتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (سورۃ المائدہ۔119)

ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

دوسرا فقر مکب[1] ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ

ترجمہ: منہ کے بل گرانے والے فقر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

چنانچہ فقرِ اضطراری[2] کے حرف ''ف'' سے فضیحت، حرف ''ق'' سے قہرِ خدا اور حرف ''ر'' سے رد (راندۂ درگاہ) مراد ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ (سورۃ البقرہ۔268)

ترجمہ: شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے اور فواحش کا حکم دیتا ہے۔

پس صاحبِ بدعت ہے وہ شخص جو سنت جماعت کے طریقہ سے قدم باہر رکھے، ایسا شخص ہرگز منزلِ مقصود کو نہیں پہنچتا۔ جمیع مطالب صرف اسے ہی حاصل ہوتے ہیں جو راہِ پروردگار پر غم بردار ہو، مونس و دلخواہ یار ہو، باطل بدعت سے استغفار کر کے شریعت کا شہسوار ہو اور آفتاب کی طرح صاحبِ نظر نگار ہو۔

لَہٗ کا تصور کرنے والے دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو رسمی طریقہ سے ظاہری طور پر تصور تو کرتے

[1] فقرِ مکب: منہ کے بل گرانے والا فقر۔ [2] فقرِ اضطراری کے بارے میں تفصیلاً جاننے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ لطیف شمس الفقرا بارِ سوم، باب اوّل ملاحظہ فرمائیں۔

ہیں مگر ان کا باطن نہیں کھلتا۔ یہ مرتبہ مردک ہے کہ وہ دن رات اللہ کے دشمنوں یعنی نفس اور شیطان کے ساتھ جنگ کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے طریقے والے وہ ہیں جنہیں تصورِ توفیق حاصل ہے۔ یہ مرتبہ مردِ غازی کا ہے جو ایسا تصور کرتا ہے کہ باطن میں تصرف سے ایک ہی وار میں دشمن کو قتل کر کے محاذ آرائی ختم کر دیتا ہے اور امن حاصل کر لیتا ہے یعنی اسے استقامت حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت تک ایسی لازوال جمعیت بخش دیتا ہے کہ اسے دونوں جہانوں کا خیال تک باقی نہیں رہتا بلکہ وہ ان کی طرف دیکھنا بھی نحس سمجھتا ہے۔ ایسے ہی اعلیٰ تصور اور قربِ حق تعالیٰ کے تصرف سے نفس قلب کا لباس پہن لیتا ہے، قلب روح کی خلعت پہن لیتا ہے اور روح جامۂ سِرّ پہنتی ہے اور پھر یہ چاروں نور میں محو ہو جاتے ہیں۔ پھر طالب تصور لَہٗ کی بدولت حضوری اور فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ حضوری کا گواہ اسم ھو ہے جو لَہٗ سے کھلتا ہے۔ کلمہ طیب سے حق حاصل ہوتا ہے اور تمام عمر آیاتِ قرآنی پر عمل کی توفیق ملتی ہے۔ اس دائرہ کا تصور کفر و بدعت اور شرک سے بیزار کر کے استغفار کرواتا ہے اور ان سے باہر نکالتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَ الْکُفْرُ بَاطِلٌ

ترجمہ: اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔



یہ ایسا علم ہے جس میں ازل کی روشنائی سے زبان پر اسمِ اعظم لکھا جاتا ہے اور تصورِ توفیق سے اللہ کی

معرفت اور قرب حاصل ہوتا ہے جس کے بعد علمِ لدنّی کا ابتدائی سبق پڑھنا آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن ناقص کے لیے یہ کام انتہائی مشکل اور دشوار ہے۔اس طریقہ سے اسم ھو کا تصور کرنے سے نفس اور خواہشاتِ نفس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور طالب خود پر حق تعالیٰ کی واحدانیت کا اثبات کرتا ہے۔



ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

- اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰهُ (سورۃ الجاثیہ۔23)

ترجمہ: کیا تو نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔

جب تک تُو ہوا و ہوس کو ترک نہیں کرے گا اس وقت تک تو اللہ تک نہیں پہنچے گا۔اسم سے مسمّٰی کو دریافت کر کے فقر کی تمامیت تک پہنچنا ایک معمہ ہے۔پس جو شخص اس دائرہ ھو کا تصور توفیق کے ساتھ کرتا ہے اور تصرفِ تحقیق سے علمِ دعوت پڑھنا شروع کرتا ہے وہ خود کو حضوری میں پاتا ہے جہاں وہ قرآنی آیات کے دور اللہ کی معیت میں پڑھتا ہے۔ یہ مراتب دعوت کے عامل، حافظ ربانی کے ہیں جس کا قلب زندہ اور نفس فانی ہوتا ہے اور اس کی روح کو باعیاں دیدار پر فرحت نصیب ہوتی ہے۔ جو کوئی اس طریقہ سے دعوت پڑھتا ہے وہ عامل قبور اور کامل حضور کے مرتبہ کا حامل ہوتا ہے۔اس کا وجود مغفور ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ اللہ کی نظر میں منظور رہتا ہے۔دعوت کی انتہا بھی یہی ہے کیونکہ یہی مرتبہ حق الیقین ہے۔





وہ اگر قہر سے دعوت پڑھے تو دشمن کو قہر تک پہنچا دے اور اگر چاہے تو دوستوں کے لیے اخلاص سے پڑھے۔ یہ دونوں حالتیں اس کے اختیار میں ہیں۔ وہ جامع جمعیت بخش، رحمتِ نثار، نورالہدیٰ اور اکمل ہے۔اس کی جانباز دعوت ایک ہی دم میں تمام عالم کو گھیر کر مار سکتی ہے۔

بیت:

چنان غرق گشتم بدریای ھُو
کہ ازل و ابد را خبر ہم ندارم

ترجمہ: میں دریائے ھو میں اس طرح غرق ہو چکا ہوں کہ مجھے ازل اور ابد کی کوئی خبر نہیں ہے۔

عالم باللہ اس حضوری میں مست ہو کر بھی باشعور ہوتا ہے۔اس کی تمام تر مستی کی حالت میں بھی محبوب کا خیال اسے ہوشیار رکھتا ہے۔وہ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ (زندہ کرنے والا اور مارنے والا) کے مراتب رکھتا ہے، فنا کو بقا تک پہنچاتا ہے اور خود درمیان میں منصف ہوتا ہے۔

منصف کہتا ہے کہ اے عزیز من جان لے! اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چار حروف ہیں جن سے دونوں جہان مکشوف ہوتے ہیں۔

حدیث قدسی میں اللہ فرماتا ہے:

لَوْلَاكَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

ترجمہ: اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔

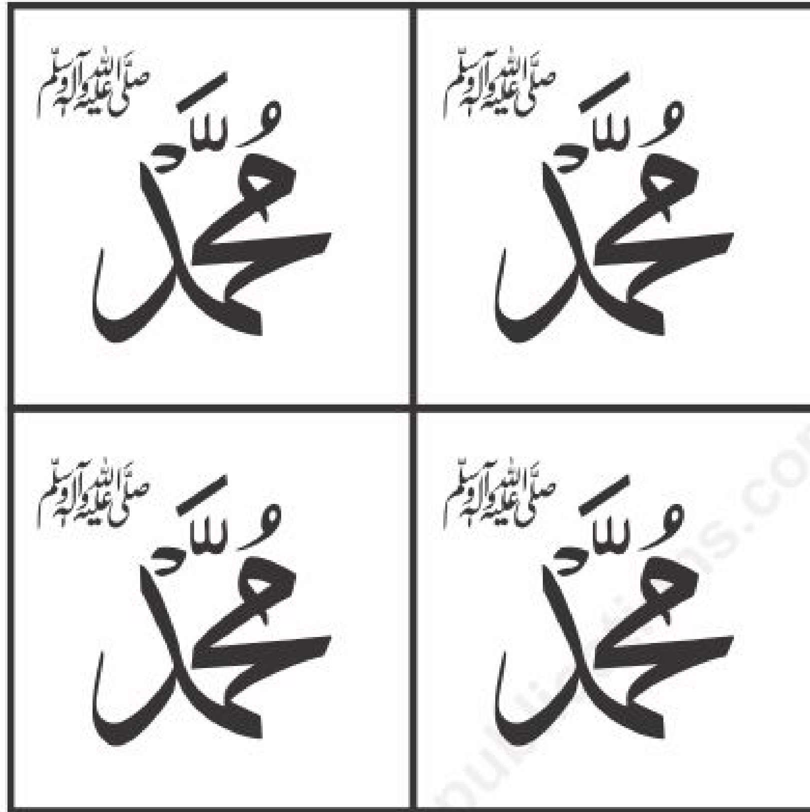
یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان مبارکہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عظیم مکان معراج کا مشاہدہ ہے۔ عالم باللہ وہ ہے جو اسم مُحَمَّدْ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حرف ''م'' کے تصور سے معرفتِ الٰہی کا مشاہدہ کھول دے، حرف ''ح'' سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری دکھائے اور دوسرے حرف ''م'' سے تماشائے کونین طالب کے عمل میں لاکر اسے مغفور کر دے اور حرف ''د'' سے دوام باشریعت کر دے۔

چنانچہ اسم مُحَمَّدْ کا تصور کرنے سے نفس نورِ محمدؐ میں ڈھل جاتا ہے، قلب کو حضوریٔ محمدؐ حاصل ہو جاتی ہے اور روح مغفورِ محمدؐ ہو جاتی ہے۔ اسم مُحَمَّدْ کا تصور عامل مسلمان کو کامل مومن بنا دیتا ہے اور مجلسِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری اور معراج کا مشاہدہ نصیب کرتا ہے۔ جو اسم مُحَمَّدْ کا صاحبِ تصور ہو جاتا ہے وہ جب بھی لب کشائی کرتا ہے تو اس کا ہر سخن حضور و نورِ محمدی سے ہوتا ہے۔ وہ اسم مُحَمَّدْ کی تاثیر سے روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اس کا سودا سویدا ہویدا ہو جاتا ہے۔ اس کا قلبِ سلیم صراطِ مستقیم پر اس عظمتِ عظیم سے گامزن ہو جاتا ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہمدم، ہمقدم، ہم جسم، ہم جان، ہم زبان، ہم گویا، ہم شنوا اور ہم بینا ہو جاتا ہے اور بدن پر شریعت کا لباس پہن لیتا ہے۔ صاحبِ تصور اسم مُحَمَّدْ نہ تو دم مارتا ہے اور نہ ہی کوئی دعویٰ و شور کرتا ہے۔

حدیث:

اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانا ہے۔



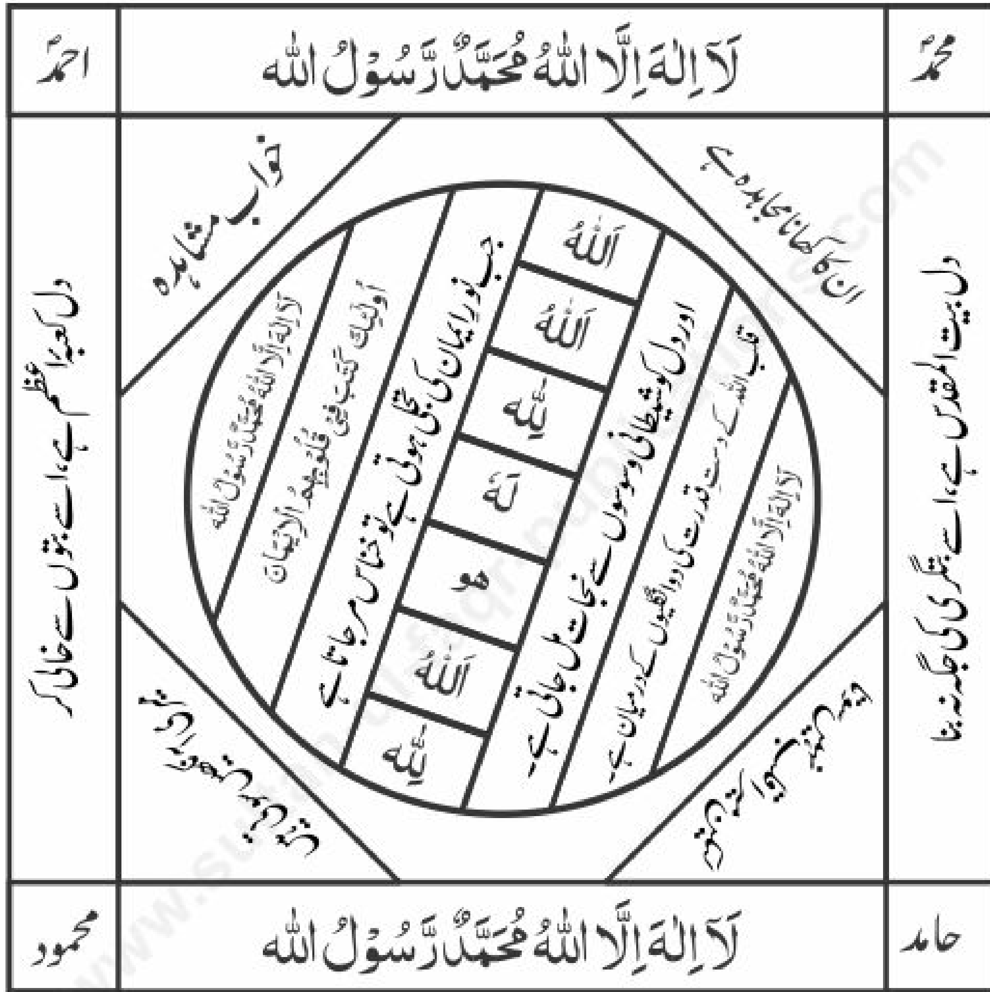
جان لے کہ کوئی چیز بھی شریعت سے باہر نہیں ہے۔ اسمِ محمدؐ کے دوسرے ''م'' سے دونوں جہان کا تماشا عمل میں آتا ہے اور حرف ''د'' سے ایسا درود شروع ہوتا ہے کہ جس سے اَحۡمَدٌ، مُحَمَّدٌ، حَامِدٌ، مَحۡمُوۡدٌ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کنہ دریافت کرنے کا مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ اسمائے پاک کفار و یہود کے قتل کے لیے تیغ برہنہ کی مانند ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے:

مَنۡ رَاٰنِیۡ فَقَدۡ رَاَی الۡحَقَّ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیۡ

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا پس اس نے حق دیکھا، بیشک شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

جان لے کہ اسم محمدؐ سے شیطان اس طرح بھاگتا ہے کہ جس طرح کافر کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ سے بھاگتا ہے۔ حضوری کی یہ راہ علمِ حضور سے حاصل ہوتی ہے جو توحید اللہ کی معرفت کا خلاصہ اور نورِ خاص ہے۔ یہ مرتبہ رحمٰن کی طرف سے مراد بخش ہے کیونکہ یہ دنیا، نفس اور شیطان پر غالب ہے۔ یہ مرتبہ انسان کامل کا نصیب ہے جو اس دائرے کا نقاش ہے کہ جس سے وہ روزِ اوّل ہی (طالب مولیٰ کو) وحدتِ خدا دکھا کر اولیا کے منصب پر فائز کر دیتا ہے۔ جو کلمہ

طیب کا تصور اور مشق مرقومِ وجودیہ کرتا ہے اسے اللہ کی معرفت کا مشاہدہ اور مجلسِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ غیب سے اس کا نصیب ہونا اللہ کا فضل ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ نقاش کا وہ دائرہ جس سے وہ وحدتِ خدا دکھاتا ہے، یہ ہے:



دائرہ فقر کے نقش کے تصور سے طالب مولیٰ کو یہ حالت نصیب ہوتی ہے کہ:

✿ لَا يَلْتَفِتُ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا يَرْضٰى بِالْعُقْبٰى وَلَا يَكْفِىْ بِغَيْرِ الْمَوْتِ الْمَوْلٰى بِالْمَوْلٰى اِلَّا الْمَوْلٰى

ترجمہ: نہ وہ دنیا کی طرف ملتفت ہوتا ہے نہ عقبیٰ پر راضی ہوتا ہے اور نہ ہی موت سوا کسی چیز پر کفایت کرتا ہے بلکہ وہ مولیٰ سے مولیٰ ہی کی خاطر مولیٰ کو طلب کرتا ہے۔

فقر لا یحتاج ہوتا ہے۔ فقیر کی پہچان ایک بات سے ہوتی ہے کہ جب وہ کسی چیز کو کنہ کن سے کہتا ہے

''ہو جا'' تو وہ اللہ کے حکم سے ہو جاتی ہے۔ فقیر کے دو گواہ ہیں؛ ایک یہ کہ وہ خود تو ناسوت میں ہوتا ہے مگر اپنے پاس آنے والے طالبانِ مولیٰ کو لاھوت میں پہنچا کر حضوری عطا کرتا ہے اور دوسرا یہ کہ خود تو بزرگوں کی طرح مطالعہ علم و ذکر میں رہتا ہے مگر اپنے طالبوں کو قرب اللہ میں پہنچا کر غفار کی نظرِ رحمت میں منظور کرواتا ہے۔ نیز فقیر کے دو گواہ اور بھی ہیں؛ اگر کوئی فقیر سے مراتبِ غوثی و قطبی یا درویشی یا مطالعہ علمِ لوح محفوظ یا فیضِ فقر روشن ضمیر یا فنا فی اللہ فقیر ہونا یا کل و جز پر غالب آنا یا مراتبِ بادشاہی یا معرفت چاہے یا دنیا کے تمام خزانوں پر تصرف چاہے یا دونوں جہان کا تماشا دیکھنا چاہے یا دعوت پڑھ کر غیب کا خزانہ دریافت کرنا چاہے تو فقیر شریعت کے ایک ہی حرف سے یکدم سب کچھ کھول کر دکھا دیتا ہے۔



بیت

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است
کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

ترجمہ: مجھے میرے پیرِ طریقت کی نصیحت یاد ہے کہ یادِ خدا کے سوا جو کچھ بھی ہے برباد ہے۔

دولت بسگان دادند نعمت بخران
ما امن امانیم تماشا نگران

ترجمہ: دولت کتوں کے حوالے کر دی گئی ہے اور نعمت گدھوں کو دے دی گئی ہے۔ ہم امن و امان میں بیٹھے یہ تماشا دیکھ رہے ہیں۔
شوق الٰہی میں گزارا گیا ایک لمحہ ہزار بادشاہی اور ماہ تا ماہی کے تمام مراتب سے افضل ہے۔

فنا فی الشیخ

فنا فی الشیخ کے اس نقش دائرہ سے طالب کو فنا کے بعد بقا حاصل ہوتی ہے جس سے وہ واصل باخدا ہو جاتا ہے۔ تمام باطل، بدعت، شرک، کفر و ریا اور ہوا و ہوس کو ترک کر کے وہ باطن صفا، عارف باللہ، باادب، باحیا، جان فدا اور عین نما ہو جاتا ہے۔ فنا فی الشیخ کا تصور یہ ہے کہ جب شیخِ کامل کسی طالب مرید کو یہ مرتبہ نوازتا ہے تو اسے اپنے مرتبہ پر لا کر یک وجود کر دیتا ہے۔

✿ اَلشَّیْخُ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ یُحْیِ الْقَلْبَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ

ترجمہ: شیخ زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوتا ہے، وہ قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے۔

اگر شیخ طالب پر قہر کرے تو اس کا سب کچھ سلب ہو جاتا ہے اور:

✿ یُحْیِ النَّفْسَ وَ یُمِیْتُ الْقَلْبَ

ترجمہ: (مرشد) نفس کو زندہ کر دیتا ہے اور قلب کو مار دیتا ہے۔

پس:

✿ اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ

ترجمہ: طالب مرشد کے نزدیک ایسے ہونا چاہیے جیسے مردہ غسال کے ہاتھ میں۔

اس کے بعد طالب اپنا مطلوب مرتبہ حاصل کرتا ہے اور مرتبۂ مرشد پر پہنچتا ہے۔ یعنی وہ مرشد سے واصل ہو جاتا ہے اور مرتبۂ طالبی سے گزر کر مرتبۂ مرشدی پر پہنچ جاتا ہے۔ ایسا طالب اصل فنا فی الشیخ ہوتا ہے۔ اس کا نفس بانفس، دم بادم، قلب باقلب، دل بادل، روح باروح الغرض اس کے ہفت اندام شیخ کے ہفت اندام سے بدل جاتے ہیں۔ ایسا طالب اپنا مال، جان وتن مرشد کی نذر کر دیتا ہے اور اپنی ملکیت میں موجود ہر شے اللہ کی حضوری کی خاطر مرشد کے تصرف میں دے دیتا ہے۔ پھر اس خدمت کا نام تک بھی اپنی زبان پر نہیں لاتا کیونکہ شیخ تو طالب کے ہر حال، قال اور اعمال سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔

بیت:

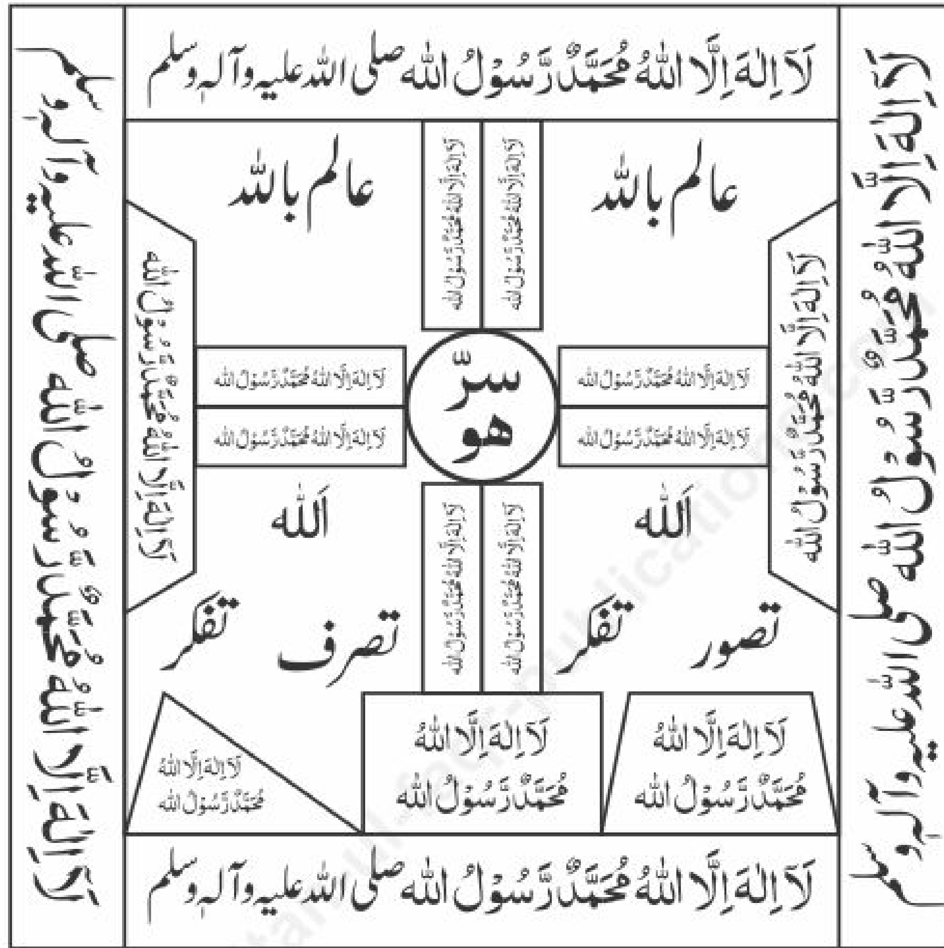
ترک عجب و کبر کن تا قبلہ عالم شوی
سیرت ابلیس را بگزار تا آدم شوی

ترجمہ: عجب اور کبر کو چھوڑ دے تاکہ تو تمام عالم کا قبلہ بن جائے۔ ابلیس کی سیرت کو ترک کر دے تاکہ تو حقیقتاً آدم بن جائے۔

فنا فی الشیخ کے مراتب یہ ہیں کہ جب طالب صورتِ شیخ کا تصور کرتا ہے تو مرشد ذات وصفات کے کل مقامات کا تماشا، تمام روحانیان کی حیات وممات اور اٹھارہ ہزار عالم کا مشاہدہ اس پر کھول کر اسے دکھا دیتا ہے۔ پس جسے یہ مراتب حاصل ہیں وہ فنا فی الشیخ ہے ورنہ فنا فی الشیطان ہے۔

جو اس دائرہ نقش کی مشق مرقومِ وجودیہ اپنے دماغ اور سر پر کرتا ہے اس پر سر سے قدم تک ایسی تجلّی ہوتی ہے کہ اس کا قالب وقلب اور اس کے جسم کے ساتوں اندام حتیٰ کہ جسد وجثہ سب نور ہو جاتے ہیں اور اس کا باطن ہمیشہ کے لیے اللہ کی رحمت سے معمور ومنظور ہو کر حضوری میں رہتا ہے۔ پھر وہ جو کچھ دیکھتا ہے کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے دیکھتا ہے اور کونین سے دست بردار ہو جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ وہ اللہ کی قدرت اور نور کا مشاہدہ دورانِ حضوری کرتا

ہے۔سر اور دماغ میں اَللّٰہُ لِلّٰہ لَہٗ سِرٌّ ھُوْ نقش کرنے سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔



کتاب مستطاب اورنگ شاہی ختم ہوئی۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اورنگ شاہی

(فارسی متن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيۡمٌ ۝

ونعت نبی الحیات سید السادات ناطق قرآن آیات خاتم النبیین رسول رب العالمین سرور کائنات الف الف درود دمبدم هردوام بر سیدنا محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَاَتۡبَاعِهٖ وَاَهۡلِ بَيۡتِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ ط بعدہٗ میگوید مصنف تصنیف بی تالیف کلمات تصور اسم اللہ ذات برآمدن ازین نفس جامۂ کثیف و درآمدن صفات القلب جامۂ لطیف روح الامر وجثۂ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ ط مردہ دل را با مطالعہ تا روز قیامت کند حیات وعلم تفسیر با تاثیر و روشن ضمیر بر نفس امیر۔ فنا فی اللہ فقیر سنی صاحب سنت جماعت از طریقہ قادری سروری وسروری قادری عالم باللہ صاحب تجرید وتفرید بی تکلیف و بی تقلید حرف معرفت وتوحید فنا فی ھو فقیر باھو قدس سرہٗ ولد بازیدؒ عرف اعوان ساکن قلعہ پرگنہ شور متعلقہ صوبہ لاہور۔ از حکم اللہ واز رخصت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واز باطن تحقیق وظاہر علم توفیق۔

دعوت سورۃ مزمل خواندن بر قبور ملاقات وعلم ہم صحبت شدن با ارواح انبیا و اولیا حضور از علم حاضرات وہم اسم اللہ ذات کردن حاصل کہ تصرف گنج بیشمار لایفنیٰ وتصور نور رہبر رسانندہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور و دریافتن قرب ربانی واصل بودن بی محنت و بی رنج بقا عالم با آئینہ صفا واصل باخدا بجہت ارشاد ہدایت علم طی کل مقامات لانہایات می کشودن و در ہدایت بنمودن کہ نصیب ولایت لازوال قرب حضور مع اللہ باوصال دَعۡ نَفۡسَكَ وَتَعَالَ مرتبہ بی حساب لامحدود ولاعدد۔

حضرت محی الدین راسخ دین عادل بادشاہ از ہر طریقت واقف آگاہ بعیان ناظر نظر نگاہ فیض بخش خلق اللہ بہرہ از بہرہ ہائی اسم اللہ باہر کتاب رب الارباب غوث الاعظمؓ باہر کلام جواب باصواب۔ این رسالہ قطب المعظم معنٰی باسم مسمّٰی محک العلما والفقرا والاولیا کہ بحر العلمین تصرف کونین مثل سنگ پارس کہ مس آہن وجود طالب کاذب را ہمچون زر سرخ صادق گرداند وطالب صادق را بحضور رساند۔ ہر کہ این مرقوم را تمام بخواند خوانندہ را اللہ تبارک وتعالیٰ اسمہٗ بتمامیت مطلب رساند فی الدنیا والآخرت لایحتاج ماند۔ بلکہ مطالعہ این فرض عین ضرور کہ رساند در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور۔

این رسالہ رااورنگ شاہی نام نہادہ شدوحضورنمائی توحید الٰہی خطاب دادہ شد۔ ابیات:

ہر ورق گنجی است اکسیر و کرم ہر سطر سرّیست نوری از ختم

ہر ورق رہبر حضوری مصطفیٰؐ عالم باللہ بخوان از علم اللہ

پس ہرکہ این رسالہ رابااخلاص بخواند آنرااحتیاج مرشدظاہری نماندکہ بکشاید مطالعہ علم لوح محفوظ بدوام کہ دریابد ازان طالع تمام ہرجائیکہ خواہد دید باتوفیق خودرارساند۔

ای عزیزمن! این طریق علم لطیف اللہ لطیفہ انواراز حضوری قرب پروردگار غیب الغیب فی القلب ہویدابی آواز الہام دریابد مطالب دوام بشرط آنکہ طالب رامیباید چشم بینانہ از اہل نفاق جاہل نابینا با کینہ درسینہ۔ ابیات:

مرد آن باشد کہ باشد شاہ شناس می شناسد شاہ را در ہر لباس

می شناسم ہر یکی را بانظر ہمچو صرافی شناسد سیم و زر

درین مقام ازمجلس حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آورد برد پیغام۔ این علم حضوری راہی است کہ عالم اہل حضورراعلم حضوری گواہی ست۔ از ہدایت اَلَسْتُ عینہ بعین بینائی وبدل صفائی خاص ناظر۔ پس کسانی راکہ بعیان نظارہ آنرااحتیاج نماند فرشتہ مؤکل ونماز استخارہ کہ یک لکھ وہفتاد ہزار بلکہ ازان بےشمار ازکنہ کُنْ فَیَکُوْنُ تصوراسم اللہ ذات حضوری ازعلم حاضرات بکشاید باتوجہ توفیق دینی ودنیوی ازکلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تحقیق ازحق ہدایت بنماید برحق است کہ ظاہر درتصرف لایحتاج گرداند وباطن بمشاہدہ حضوری درمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رساند۔ این حقیقت حق بردار واز بدعت باطل ہزار بار استغفار ودر شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شہر الاعظم باش ہشیار۔ بیت:

ہر مراتب از شریعت یافتم پیشوائی خود شریعت ساختم

مردآنست کہ ظاہر خود رادرلباس شریعت بپوشد ودرباطن دریای معرفت نوشد۔ این راہ حضوری گنج بخش ورنج بردار قصہ خوانی وافسانہ دانی بیانی بلاف گفتار نیست باتجربہ آزمودہ کار ازتصوراسم اللہ ذات پروردگار بالیقین باعتبار۔ این راہ مجاہدہ فرمودن نیست مشاہدہ بنمودن راہ است روزِ اول حضوری بخش الہ است کہ مجاہدہ بریاضت سالہا سال ومشاہدہ قرب بخش طرفہ زدایزدمتعال وصال لازوال۔

شرح علم حاضرات باتصوراسم اللہ ذات توحید حضوری بکشاید۔ روزِاول مرتبہ حضرت بی بی رابعہ بصریؒ وحضرت سلطان بایزید بسطامیؒ بنماید واز علم حاضرات تصوراسم اللہ ذات تحقیق برساند درحضوری معرفت توحید اِلَّا اللّٰہ ومدخل کند درمجلس حضرت محمدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وملاقات کردن باارواح حیات وممات مومن مسلمان اولیااللہ وازعلم حاضرات تصوراسم اللہ ذات بتماشائی کونین نہ فلک وعرش وکرسی، لوح وقلم وہفت طبق زمین ودریافتن تصرف سنگ پارس

ازکوه درزیرسنگ یافته شود واولیاالله از مردم واسم اعظم از آیات قرآن وکیمیا اکسیر ازنہال وساعت نیک از روز جمعه و شب قدر ازشب ہا وہم صحبت شدن باچہل ابدال، چہل بادشاہی ہر ملک واصحاب کہف و باحضرت خضر علیه السلام حیات و باحضرت عیسیٰ روح الله علیه السلام حاصل کند ملاقات واز علم حاضرات تصور اسم الله ذات از مشرق تا مغرب بادشاہان چہل بادشاہی ہر ملک ولایت اقلیم در تصرف حکم خود آوردن در یک ہفته بعنایت الٰہی۔ از علم حاضرات تصور اسم الله ذات اگر در تصرف گنج و ولایت بی رنج ہر مراتب دلخواه در باطن ہم نبودندی روندگان راہِ باطن ہمه پریشان وگمراه ترگشتندی۔

بدانکه ازین ہفت نقش دریافتن است ہفت گنج که حاصل کردن این در یک ہفته و بخدا واصل شدن در روز پنج و یا آنکه این ہفت نقش ہفت کلید است که طالب دیدار الله را ہفت قفل کشا مطالب نمائی از حضوری توحید است و یا آنکه این ہفت نقش ہفت تصور گنج طلسم شکستن باحکمت ہفت جسم باہفت اسم۔ بیت:

این معمه مشکل است مشکل کشا مشکل کشاید آنکه باشد اولیا

قوله تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

طالب صاحب تصور این نقشہای از دو حکمت خالی نباشد۔ آنچه مشاہده بیند از قرب توحید اِلَّا الله و از حضوری مجلس حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم۔ از ہر طریق که می بیند باطن صفا وحق نما مرتبه انبیا و اولیاالله بیند در خواب یا در مراقبه یا در استغراق بحر مکاشفه و یا بعیان و یا از قرب قدرت رحمٰن و یا آگاه از توفیق معرفت الله و یا بجثه روح تابش شعله ہمچون نور و یا نظر نگاه روشن ضمیر دلخواه یا سلطان الوہم وحدت واردات علم غیبی فتوحات فیض بخش فضیلت لاریبی و یا بدلیل تحصیل علم ہمجلیس رب الجلیل۔ تمامی علم علوم در طی مِنْ لَّدُنِّيْ پس ہر که یک حرف مِنْ لَّدُنِّيْ اعظم المعظم خواند از و ہیچ علم مخفی و پوشیده نماند۔ حرف از سرّ اسم الله ذات یاد بگیر تا شوی مالک الملکی بر کونین امیر۔

بدانکه عزیز من! این راہی است که اول این چہار طیور را بکارد تصور اسم الله ذات ذبح کند چنانچه طیور زاغ حرص وخروس شہوت وطاؤس زینت وکبوتر ہوا بعد از ان قدم بزن در فقر معرفتِ خدا۔ وقتیکه کشته شوند این چہار طیور حواس ظاہر بسته گردند وحواس باطن بکشایند که حق را بحق رساند و باطل را باطل گرداند۔ وابتدائی این مراتبین سلک سلوک دو قسم است۔ یکی که فرمودن مجاہده و ریاضت و چله کشیدن که رنج مرتبه مزدور است۔ دوم مراتب بنمودن ومشاہده بکشودن که مرتبهٔ معرفت وحضور است۔ ہر که حضور خواہد وخود را بحضور رساند مطالعه علم حضور خواند دوام در مجلس محمدی صلی الله علیه وآله وسلم حضور ماند ومرشد عالم بالله بغیر از حضوری راه دیگر نداند۔ راہِ حضوری راه است گواه که دوام رفیق ہمراه۔ رفیق باز دارد از صغیره وکبیره گناه عطاالله، فیض الله تماشائی کونین بمد نظر نگاه۔ اول گواه طلب علم که جاہل ہیچ معرفت الله نرسد وجاہل ہرگز فقیر اولیاالله نشود۔ علم دوام است که علم ظاہری در علم باطنی یک حرف تحصیل تمام است۔ دوم گواه طالب مولیٰ مراتب اعلیٰ

اولیٰ، سوم گواہ فضل العلما، چہارم گواہ اولیا، پنجم گواہ راہبری فیض بخش بخلق رہنما، ششم گواہ بادب باحیا، ہفتم گواہ برآمدن از ہوا، ہشتم گواہ غرق فنافی التوحید فنافی اللہ باخدا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ہر کہ این ہشت گواہ ندارد از پیری و مرشدی راہ ندارد۔ گنج ازین جمیع مطالب بردار کہ غم بردار است و مونس و دلخواہ یار است کہ راہبر سرّ پروردگار است و از باطل بدعت استغفار است و در شریعت شہوار است صاحب نظر نگار است کہ ہمچون آفتاب اشتہار است۔

ہر گنج تصرف بے رنج مطلب ازین ہفت نقش باطلب کہ طی از طی بکشاید وحیّ از حیّ بنماید و از قیوم حقایق ماضی حال مستقبل میشود معلوم و از علم حاضرات کہ این راہ حضوری از علم حضور است کہ خاصہ و خلاصہ از توحید اللہ معرفت نور است۔ این مراتب مراد بخش رحمٰن است کہ غالب بر دنیا و نفس و شیطان است۔ نصیب کامل الانسان علم توریت و انجیل و زبور و فرقان مع اسم اعظم و تصرف گنج کل مخلوقات تماشا بکشاید کہ نصیب اہل یقین است۔ فضل ہدایت الفقر اینست نقش اسم اللہ۔

اَللّٰهُ

و ازین سی حرفی حاضرات کنند۔

کبیر، قدرت ا عالم، امیر	تفکر، تصور ب تصرف، توحید	تصور، حضور ت تصرف، نور	توفیق، ترک ث توکل، تحقیق	فنا، ولایت ج ہدایت، بقا
معرفت، فضل ح فیض، جمعیت	عمل، دم خ قدیر، نیت	حکایت، غنایت د ہدایت، یگانگت	محبت، مکاشفہ ذ مرآت، مشاہدہ	راز، راو ر یاالٰہ، آواز
بازیر، بازبر ز باظفر، باخبر	ذوق، شفقت س شرف، شوق	شرم، شرط ش شریعت، شرائط	فیض، سرّ ص سکر، بسط	علم، ضیاء ض عبادت، عفو
طاعت، طی ط طلب، بیطمع	عالم، لدنّی ظ کل، من	عتاب، عین ع عنایت، عاذر	طالع، مطالعہ غ لوح محفوظ، نما	حیرت، حال ف قال، عبرت
گنج، پنج ق بیرنج، پنجاہ	کراہت، کرامت ک آفات، کرم	لاابتہاج، جان باز ل علاج، معراج	احوال، وصال م جمال، قال	صادرہ، نوردہ ن نزول، صدرہ
درود، نماز و وحدت، فتوحات	قلب سلیم، رحمت ہ رحیم، بحق سلیم	لقا، شفا لا نقش فنا، حیا	فریق، الفت ء لطف، مشرف	یقین، نما ی یکتا، الحال

ہر دائرہ با حرف دم و بدل دعوت خواند کہ ہفت اندام جثہ گرداند نور۔ دور بدور میخواند حضور اینست عالم باللہ عامل نقش علم مشق در سینہ بی شمار تصرف گنجینہ عالم باللہ در سینہ احتیاج ندارد۔ وعلم در سینہ کہ از حرف عین (ع) علم بعین رساند این چنین است۔

اشارت	اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ	بشارت مبارک باد
اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ	قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ / لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ	فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ
	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ / لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ	
	مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ	اسرار نماید

دفع شیطان وسوسہ خناس خرطوم نماند کہ لۂ شیطان وخناس باز در وجود نیاید۔ ہر کہ ازین آفات شود خلاص، سورۃ اخلاص مرتبہ خاص را بخاص سینہ صفا دارد و گیرد و الحسنتہ خطرات جملہ بمیرد و حواس ظاہر بستہ گردد و حواس باطن بکشاید۔ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ واز حرف لام (لَ) لا یحتاج گرداند و از حرف میم (مَ) مدخل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوام ماند۔ علم صفا در سینہ است و بیرون برکشد از ہوا و علم در سینہ وسیلہ رہبر با خدا و علم در سینہ است فضل تحصیل علم ہمین است کہ این مشق دست بادست رساند و دست بادست حضور گرداند دستگیر۔ تصور اسم اللہ ذات فیض بخش جود و کرم خُذۡ بِيَدِىۡ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قولہ تعالیٰ وَمَا رَمَيۡتَ اِذۡ رَمَيۡتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ مشق ازین تعلیم تلقین با تاثیر ہفت اندام میگردد نور از دست نبویؐ وحضور عمل در دست مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشق مرقوم کلمہ طیب بود کہ معجزات بکفار از دست مبارک می نمود چنانچہ از دست مبارک ریگ پُر مشت جانب کفار انداخت از ہر دانہ ریگ آتش شد تمامی کفار بسوخت نابود از بود خاکستر شد۔



و دیگر معجزہ آنکہ از دستِ مبارک باانگشت شہادت ماہتاب رادونیم ساختند اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ ذَرَّاتِ الْکَوْنِ وَالْمَکَانِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و دیگر معجزہ اینست کہ ہرکہ یقین باتحاد ازین طریق باتوفیق تحقیق باطن در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طالب را بحضور رساند و تلقین از حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بدہاند ہر آنکس مرشد عالم باللہ لایق ارشاد حضور است کہ با تصور اسم اللہ ذات حضور رساند و علم حاضرات حضوری داند۔ابیات:

خُذْ بِیَدِیْ فرمود با مصطفیٰؐ　　میگرفتم دست از بہر الٰہ
دست بیعت و ارشاد محمدؐ یافتم　　تلقین محمدیؐ باخود رفیق ساختم
ہر کہ گیرد دست نبویؐ باکرم　　در وجود او نماند ہیچ غم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ بدانکہ ہر حرف کلمہ طیب بہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ میرساند کہ دوام دست او بزیر دست قدرت اللہ ماند۔واز ہر بلا سخت تر واز دیو جن وشیطان راندہ باقہر نفس امارہ است۔

ابیات:

ترا بانفس کافر کیش کاریست بدام آور کہ این طرفہ شکاریست
اگر ماری سیاہ در آستین است بہ از نفسی کہ با تو ہمنشین است

بدانکہ نفس وقت سیری فرعون است کہ در انا در آید و نفس بوقت گرسنگی سگ دیوانہ است کہ بر اَكْلُ الْحَلَالِ وَ صِدْقُ الْمَقَالِ نظر نکند قولہ تعالیٰ دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالْ ۔ونفس وقت شہوت بی عقل، جاہل، بی علم، بی شعور کہ وقت گناہ کردن اللہ تبارک وتعالیٰ راندانند حضور، اللہ رفیق ہمراہ و بندہ کورچشم از وگمراہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ونفس فَفِرُّوْٓا اِلَى اللهِ رافَفِرُّوْٓا مِنَ اللهِ فہمیدہ است ونفس وقت غصہ غضب شیطان است کہ از دہان دشنام میسر آید مخالف قرآن است ۔و نفس بوقت سخاوت قارون است کہ بخیل در چرا و چون است و بخل کارزبون است ۔پس نفس را بیک مرتبہ فرمان بردار کن و یا قتل ساختن و یا در زندان انداختن چنانچہ دیو سلیمانی بتصور اسم اللہ ذات ۔از علم حاضرات در یک ساعت صورت دزد نفس را در یابد در وجود کہ شناختہ شود ۔حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ باین مرتبہ رسد مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا تماشا ببیند ہمان حیات قولہ تعالیٰ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۔چون نفس را این مرتبہ بکشاید مشاہدہ احوالات حیات بنماید بعد از ان در قید ادب در آید و از جمیع ہوس کفر و شرک بر آید ۔و این ہر یک مراتب بکشو دن در یکدم و بر یک قدم بنمو دن مرشد کامل عالم عامل را آسان کار است و طالب کم حوصلہ را گنج تصرف الٰہی بمراتب وزارت بادشاہی و سیر طبقات از ماہ تا بماہی در وجود نگاہ داشتن خام را بسیار مشکل و دشوار است کہ خزانہ خرمی در قلب قالبی نفس چنان فرحت گیرد کہ در یک شبانروز جان بلب رسیدہ بمیرد۔

عجب دارم از ان قوم کہ از دست نارسان مکارہ پارسایان ۔ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْفُقَرَآءَ الْغَنِيَّ بخشد لاتصرف گنج ۔اما در ین راہ علم رفیق ہمراہ عالم را علم گواہ کہ عالم را بر علم نگاہ ۔جہل کفر است و جاہل گمراہ و علم مونس جان است وزاہد بی علم دیو شیطان است کہ اعتقاد نکند بر قرآن نص و حدیث این خبیث کہ ہر سخن او بی یقین۔

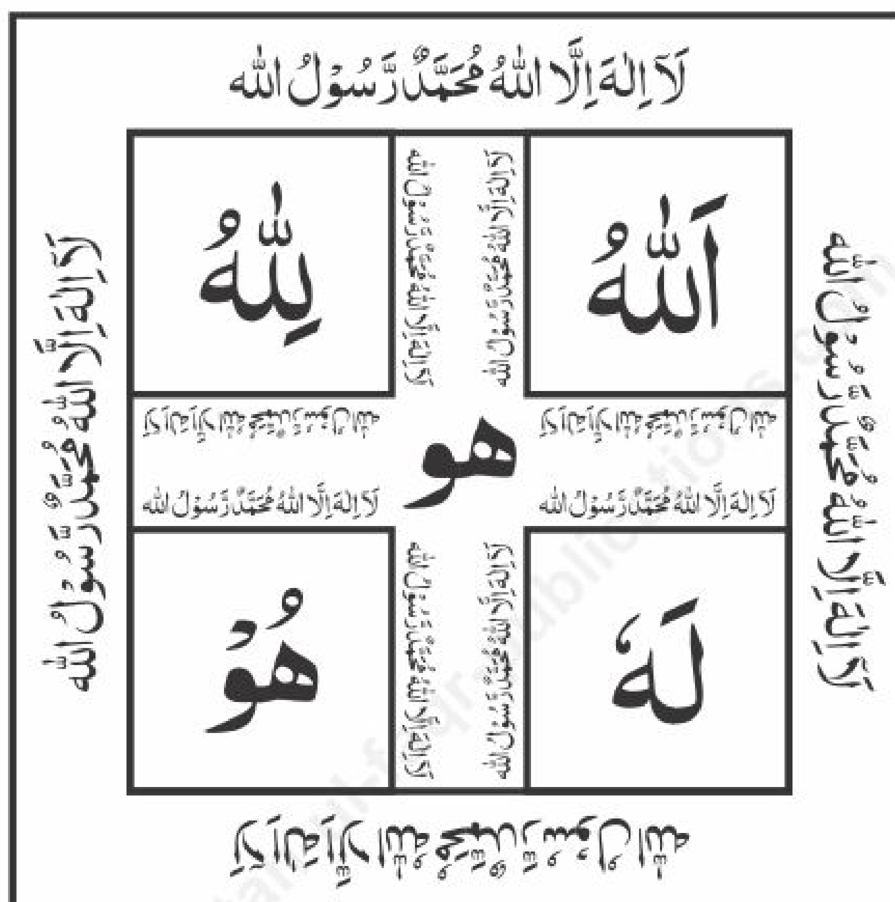
بدانکہ ابلیس عالم فاضل است کہ بہر علم مطالعہ رسیدہ و از شیطان ہیچ علمی نباشد پوشیدہ مگر شیطان از دو علم محروم ۔پس ہر کہ آن دو علم را میخواند و میداند فی الدنیا والآخرۃ صاحب عظمت باللہ مخدوم ۔یکی علم آنکہ نماز بحضور دل و بی وسوسہ خطرات خواند کہ خاصہ سجود است و شیطان از عبادت سجدہ مردود است ۔و دوم آنکہ امر غالب کہ تیغ برہنہ قاتل شیطان در مطالعہ حضوری تلمیذ الرحمٰن کہ شرح از وست ۔خلاصہ بر آن ہر کلمہ را قوی دین بر نفس منصف آئین در مقام حضور خواند و از ان کلمہ تجلی پیدا شود در وجود کہ ہفت اندام را شب و روز چنان سوزد چنانچہ سوزد آتش ہیزم خشک را و از اہل تجلی شیطان کہ وزیر نفس است بگریزد ۔صاحبِ مشق کلمہ طیب مرقوم وجود یہ بر نفس امیر کہ خناس را مردہ گرداند و خود را بحضور رساند مرتبہ

روشن ضمیر روز اول اینست مراتب طالب اللہ فقیر۔

اللہ ھُو چہار علم است۔اول قاعدہ نعم البدل کہ بدلہ ظاہری بابدلہ باطنی رساند،نصیب ظاہر گرداند،این قاعدہ علم معما کشاید چنانچہ سبق فرماید از آن علم سبق بنماید۔دوم قاعدہ علم نعم الفضل کہ عیان باعیان بیان بابیان،این قاعدہ عضمہ نیز معما است،عالم باللہ عارف ولی اللہ بکشاید ونماید۔سوم قاعدہ علم نعم سبق دل کہ محاسبہ با محاسبہ،مکاشفہ با مکاشفہ،علم سینہ باسینہ بی نفاق وبی کینہ کہ ظاہری احتیاج نماند درسینہ۔چہارم قاعدہ علم ہدایت الازل عالم النفس وعالم آدم وعالم روح وعالم قلب وعلم روشن ضمیر۔جملہ علم درین چہار علم کتاب درآیند۔حدیث قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَدُلُّكَ يَا عَلِيُّ طَرِيْقَتِيْ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الطَّرِيْقِ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام قُلْ يَا عَلِيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِغْمِضْ عَيْنَكَ وَارْفَعْ صَوْتَكَ وَاَنَا اِسْمَعْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔این نیز از تصور اسم اللہ بدانکہ این طریقت ہمہ در علم شریعت است۔قولہ تعالیٰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ این آیت شریف درحق محبت مالک الملکی است۔ اَلشَّرِيْعَةُ اَقْوَالِيْ وَالطَّرِيْقَةُ اَفْعَالِيْ وَالْحَقِيْقَةُ اَحْوَالِيْ وَالْمَعْرِفَةُ اَعْرَافِيْ۔درو صال است حضور است وکشتہ درمحبت خدا تعالیٰ بی مانند و بی مثال۔قولہ تعالیٰ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔واین راہ باعتقاد ظاہر شریعت است ونصیب بہ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ بلامحنت چنانچہ فقیر حضرت خواجہ اویس قرنیؓ واحوال محبت الٰہی اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ باطریقت موافقت پیروی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔راہ اینست کہ اوّل اعتقاد بہ رزاق مطلق کردن است۔ دوم ہر دم خوف رفیق کردن یعنی ہر قدم رفتن ونہادن بر پلصراط بیند بر نیکی و بدی۔سوم بر ہفت اندام اسم اللہ تصرف تصور ہر دم دایم المدام محفوظ کردن است و بیند ذکر نفی اثبات۔ چہارم قطع تعلق از مخلوقات برائی نفس۔پنجم موت را دوست دارد۔حدیث اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُّوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ۔ ششم ترک کردن دنیا۔حدیث اَلدُّنْيَا جِيْفَةٌ وَّطَالِبُهَا كِلَابٌ۔ہفتم فنافی اللہ بعدہٗ ہفت مراتب حاصل شود۔اول خواب بیند،دوم الہام بی آواز،سوم روشن ضمیر،چہارم علم حاضرات یعنی علم ظاہری،پنجم علم باطن،ششم علم مطالعہ لوح محفوظ،ہفتم مشاہدہ در حضور رساند در مجلس محمدیؐ۔این تمامی حقیقت صاحب احوال معرفت از شریعت حاصل شود واز موافقت شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اَلشَّرِيْعَةُ كَاللَّبَنِ وَالطَّرِيْقَةُ كَجُغْرَاتٍ وَالْحَقِيْقَةُ كَمِسْكَةٍ وَالْمَعْرِفَةُ كَالرُّوْغَنِ تمامی قاعدہ از شریعت حاصل می شود۔قولہ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ این مطالعہ خادم العلم صاحب احوال معرفت ذات وصفات اسم اللہ تجلی نور اللہ در حضرت رساند در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔برکت تصور ذکر کلمہ طیب در قلب طالب اللہ روشن ضمیر در سیر فتوحات من اسرار اللہ تعالیٰ بیند بلاتکلیف بر تماشائی کونین سپرد۔

دیگر احوال از جثہ شریف برکت کلمہ طیب حقیقت احوال نفس و روح و شیطان و اہل قبور وطیور و بہائم واحوال صاحب

الاولیاوصاحب الفقر ونفاق می بیند۔ونقش دائرہ درسینہ مومن است ولیکن طالب راتصور اسم اللہ ازمومن حاصل نہ شود نیز صورت دائرہ نمی بیند ونمی داند از نجاست درسینہ مومن ۔این تمامی صاحب احوال عارفاں است والاعتقاد خالص۔



بدانکہ مرشدی کہ بتوجہ تصور اسم اللہ ذات از وجود طالب شیطان را از نفس جدا نگرداند و بمرتبہ حضور نرساند، اگرچہ تمام عمر ورد و وظائف ذکر فکر خواند در قید وسوسہ خطرات شیطان ماند آن مرشد خام تر، نباشد از کامل آثار وطالبان او گاؤ عصار بدکردار۔ المطلب آنکہ ہر مرشد یکہ اثبات کند تصور اسم اللہ ذات و بیرون کشد از شش جہات و در لامکان درآید فی اللہ باسم ذات آنرا یکی گردد حیات و ممات چنانچہ حدیث اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ ۔ابیات:

جثہ ایمان در جثہ درست — بعد از مردن بماند آن نخست
احتیاجی نیست قبرش را نشان — قبر آن جثہ بجثہ جاودان
قبرہائے ہست عارف آن جہان — در فنا فی اللہ دارد لامکان
ہر کہ با اینجا رسد مردِ خدا — ہر کہ این جای بیاید مرحبا
باھوؒ چون بحر است زان بحر شرف — اولیا را این مکانی لاتخف

طلب کن از مرد مرشد راہبر تا ترا کلی شود از حق خبر

بی حضوری نظر مرشد خام تر مرشد جامع رساند بانظر

کہ روح او حیٌّ فِی الدَّارِیْن ۔حدیث تَفَکُّرُ السَّاعَةِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ این تفکر است بمد نظر رحمت اللہ منظور کہ تجلی ذات صفات بطالب مرتبہ نور حضور بسمع اللہ شان او ۔این تجلی از تجلیات نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔بیت:

موسیٰ ز ہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات می نگری در تبسمی

این شرف حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ بیت

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ نگنجد در مقام لِیْ مَعَ اللہ

حق بردارو از بدعت باطل استغفار ۔پس مرد آنست مرشد عالم باللہ کہ از تصور اسم اللہ ذات راہ حضوری از مقام لِی مَعَ اللہ بکشاید و از کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ بنماید ۔بیت:

آن پیر پیر است مرشد درد بین بی حضوری پیر و مرشد دُزدِ دین

این معما لسان الغیب کہ خواندن قرآن بی زبان و دیدن بے چشم بی عیان و رسیدن در لاھوت لامکان پس چہ حاجت است بیان پیش مردم احمق پریشان ۔بدانکہ نہ ہر وجود انسان لایق وصال است نہ ہر زبان بہ تقریر قال است و نہ ہر سنگ لعل است ۔بیت:

نہ ہر سر بود لایق بادشاہی نہ ہر دل توان گفت سرّ الٰہی

مرد مرشد آنست کہ بیک نظر ہفت اندام وجود طالب را ہمچون دریای آب روان پاک گرداند۔ و بہ نظر دوم در مجلس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور رساند کہ تمام عمر چلہ و ریاضت احتیاج نماند ۔مرد آنست کہ در مجاہدہ مشاہدہ کشاید کہ مجاہدہ نماز راز است و رازی آواز است کہ بارکوع و سجود از حضوری قرب الالہام جواب باصواب یابد لَبَّیْكَ یَا اَسْعَدَ عَبْدِیْ کہ اللہ حیّ قیوم است ۔این چنین نماز زندہ دلان است کہ در مجاہدہ مشاہدہ نماید کہ ہر سوزش آتش عشق محبت و تعطش شوق این آتش نور توحید کہ آتش دوزخ ازین آتش گرفتہ وکسیکہ باآتش محبت نسوخت آتش دوزخ برآن دل برافروخت ۔ بیت:

مرا شد چنان آتش منزلم کہ دوزخ گرفتہ آتش ز دلم

این جباری قہاری این آتش تجلی نوری ناری از کونین گران تر نہ از اسم اللہ ذات ۔ چنانچہ قولہ تعالیٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

پس حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از گران باری امانت فرمودند یَالَیْتَ رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ یُخْلَقْ مُحَمَّدًا

پس دیگری چہ باشد وجود بار بردار شرف انسان است ولیکن حدیث اِسْمُ اللّٰہِ شَیئٌ طَاہِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاہِرٍ۔ بیت:

اسم اللہ بس گران است بی بہا — این حقیقت را بداند مصطفیٰؐ

ہر علم و ہر کتب شرح اسم اللہ ذات است و آخر منتہیٰ فقیر کامل و علمائے عامل آنست کہ از کلید اسم اللہ ذات بکشاید تماشای کونین و مطالب ہر علم بنماید۔ اسم اللہ ذات برحق است حق بردار و از بدعت کفر باطل است استغفار و از ہر طریق نزدیک تر میرساند بتوحید صاحب نظر وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ نگر۔

پس خدا تعالیٰ در لامکان است وغیر مخلوق۔ پس غیر مخلوق را بتشبیہ انسان شہ رگ وجود جان چہ طور است چنانچہ آفتاب فیض آور روشن ہمچنان نظر و کرم و ہدایت از خدا تعالیٰ و ہم ولایت لطف عنایت با بندہ است۔ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ط یَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ۔

پس ہر کرا حضوری دوام است، ہر سخن آنرا موافق تفسیر علم تمام است۔ کہ ہر سخن عارف نور حضور است کلیم اللہ فنافی اللہ بقا باللہ و کار عارف ہمہ حَسْبَۃً لِلّٰہِ و ہر کہ عارف تر عاجز تر۔

عارف از علم ظاہر و باطن بی خبر نبود و احوال شان چنانچہ قصہ موسیٰ و خضر علیہم السلام کہ حضرت خضر علیہ السلام کشتی را شکست و بچہ را کشت و دیوار را بنا کرد۔ فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ۔ پس میان این طریقت و تحقیق از توفیق ہر آنکس می داند کہ بود با حق رفیق از طالب صادق اہل صدیق نہ طالب از قوم اہل زندیق۔

بدانکہ دشمن فقیر کامل و علمای عامل از سہ حکمت خالی نباشد یا منصوبہ باز حاسد یا کاذب یا منافق اہل مرض چنانچہ قولہ تعالیٰ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ لا فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا ج وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ لا بِمَا کَانُوْ یَکْذِبُوْنَ۔ این مرض را کدام دوا علاج کہ آنرا مرشد از دین گنج دہد کہ در دین شود لایحتاج و باطن مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشاہدہ معراج و بعد از ان آنرا از نفاق مرض بیرون برکشد از بدعت استدراج کہ عالم باللہ را ہر مراتب بکشودن گنج تصرف بنمودن بی محنت و بی رنج در یک ہفتہ یا بروز پنج آسان کار است و ناقص را تمام عمر خیلی مشکل دشوار است۔ بیت:

چار بودم سہ شدم اکنون دویم — و ز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

فقیر آنچہ گوید از راہ حساب ثواب بے حجاب باطن صاف بنفس انصاف ولاف خلاف۔ در ین مقام فقر اختیاری است کہ ہدایت در قید غنایت کہ ہدایت را اعتبار غنایت غم بردار بغیر از مرتبہ غنایت بر زبان مردم گلہ حکایت با شکایت۔ قولہ تعالیٰ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی پس حاصل کردن غنایت و باخدا واصل شدن لانہایت بسر لطف عنایت۔ علم دعوت است تیغ برہنہ کہ غالب الاولیا فقیر عارف خدا شہسوار صاحب دعوت عامل عمل خواندن در قبور جواب سوال می گیرد از قرب اللہ حضور۔ جملہ دعوت قرآن از ین دعوت بکشاید و توفیق از ین علم دعوت تحقیق۔ اول تجربہ قرآن دعوت قرآن این است

کہ بخواندن قرآن علم دعوت ہر دو جہان راطی گرداند و علم مطالعہ لوح محفوظ خواند ہر طالب را بمطالب رساند۔ ہر کہ عامل بدین طریق یکبار قرآن خواند تا روز قیامت عمل او باز نماند۔

دعوت قرآن کلید در ہر قفل آیات مطالب کہ بہ انداز دوا ساز دو بکشاید و بنماید بشرط آنکہ در یکدم و بر یکقدم بر دارد جملہ غم۔ از انتہائی دعوت بر آمدن از تقلید و در آمدن بتوحید ختم در راز وحدت تم بسیار است کہ کتابہا دفاتر باید لیکن مغرور اساس دعوت کہ در یکدم و بر یک قدم تمام عالم را فنافی اللہ گرداند چنانچہ مرگ مفاجات و بادم دیگر بفیض بقا رساند یعنی جمعیت بامطالب۔

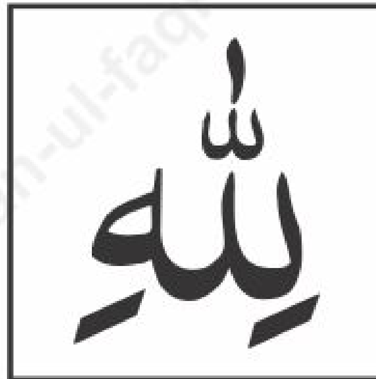
بدانکہ اہل دعوت وجود اربع عناصر آب، باد، خاک، آتش را اگر دم بادم عدو از آب گیرد در وجود او سردی پیدا شود ہمان دم بمیرد، و اگر دم بادم عدو از باد گیرد در وجود او باد پیدا شود در آن یکدم بمیرد، و اگر دم بادم عدو از خاک گیرد در وجود او جذب خاک پیدا شود، در آن یکدم بمیرد و اگر دم بادم عدو از آتش بگیرد در وجود او تپ لرزہ از گرمی پیدا شود در آں یکدم بمیرد۔ این دعوت قاتل موذی موافق کفار ہمچوں ذوالفقار میزند شہسوار۔ بیت:

نفس را مرکب کنم در زیر بار شہسوار شہسوارم شہسوارم

دعوت بست و دعوت کشاد۔ دعوت بست آنست کہ آنچہ بروئی زمین عامل صاحب دعوت است علم تمام دعوت و ورد و وظائف آنرا بعلم دعوت قرآن خواندن بر قبور با تصور چنان بستہ در قید کند کہ یک حرف روان نشود و اگر کشاید علم کشا گردد کسیر اقدرت نباشد کہ بستہ تواند کرد۔ اگر ہمچنیں عامل صاحب دعوت یکبار بر خود و یا بادیگری حصار کردہ بخدا سپارد بحفظ اللہ باز احتیاج حصار نماند از آسیب و رجعت عز و جاہ بجان زخم۔ چراغ دعوت خواندن دم بادم، دل بادل، قلب با قلب، روح با روح، نفس با نفس، زبان باز بان، این ہمہ دعوت عوام است بلکہ ہنوز ناقص خام ناتمام است و علم دعوت مشکل کشا آنست کہ کامل صاحبِ دعوت طعام گوناں گون از ہر حیوانات لذات بخورد و شکم پر کند باچرب و ہم اسم اعظم در تصور آوردہ و سیاہی بر زبان از لوح محفوظ بردہ ہر کاری کہ باشد تمام مہمات بجذب وہم این مراتب است تصور توفیق اسم اللہ مشکل نما تمام عالم را مشکل کشا باطن صفا خواند و در معرفت توحید اسم اللہ جل اسمہٗ رساند و دوام در قید بمد نظر اللہ ماند۔

و ہر دو دست اول قاعدہ علم حضوری توحید تصور اسم اللہ کہ نعم البدل بیان است ظاہر با توفیق در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رساند و باطن تحقیق ظاہر گرداند۔ این مشکل کشاید و عالم باللہ اولیا اللہ گرداند۔ دوم قاعدہ تحقیق توحید حضوری علم فیض الفضل کبریا عیان است مقرب سبحان است۔ سوم قاعدہ علم ہدایت لازوال کہ ساکن لاہوت لامکان است و جمعیت بخش مردم پریشان۔ ہر کہ این علم سہ قاعدہ بسہ تصور اسم اللہ ذات در یک سبق خواند از و ہیچ گنج تصرف مخفی و پوشیدہ نماند۔ قولہ تعالیٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ معرفت اللہ و توحید مشاہدہ جمال لازوال آسان کار است لیکن در وجود

نگہداشتن بار گرانی اسم اللہ ربانی، قہاری، جباری، جلالی، جمالی بسیار مشکل و خیلی دشوار است۔ پس طالب اللہ ظاہر باید حوصلہ وسیع و باطن دوام در مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِسْمُ اللّٰہِ شَیْئٌ طَاھِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاھِرٍ ۔ این مرتبہ آنست کہ از تصور اسم اللہ ذات یافت شناخت فنا بقا۔ حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ ۔ اینست مراتب روز اول رسیدن بخدا۔ حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ ۔ فقر عظمت عظیم شانہٗ قلب سلیم بحق تسلیم صاحبِ فقر کہ از حرف فَ فخر و از حرف قَ قرب و از حرف رَ رحمت بر مخلوقِ حق تعالیٰ۔ این فقر در لباس شریعت فقر اختیاری۔ حدیث وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْفُقَرَآءَ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ ۔ قولہ تعالیٰ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۔ طالب حق پرست مرشد محقق حق نما۔ ہر کہ درین تصور در آید، آنرا حسن و سرود خوش نیاید اگرچہ حسن وصورت مثل حضرت یوسف علیہ السلام باشد و سرود خوش آواز مثل حنجرہ حضرت داؤد علیہ السلام باشد کہ آنرا آوازہ شنیدن اَلَسْتُ از ندا دیدار و حسن دیدن انوار از تجلی پروردگار پس بحسن مخلوق آنرا چہ کار۔ این طریق موافق قرآن ومخالف شیطان۔ ہر کہ درین تصور اسم اللہ ذات در آید آنرا حیات وممات ونفس و دنیا و شیطان یاد نماند۔

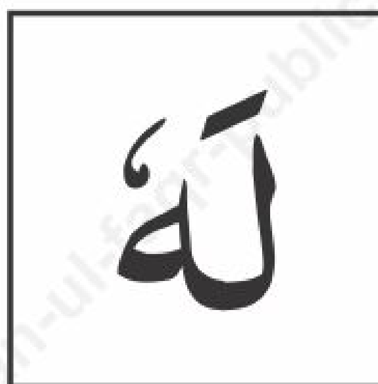


حدیث کُلُّ اِنَآءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ
یکی خواند و یکی داند کہ دوام در قید توحید بماند۔ ہر کہ در دریای توحید در آید باز از توحید بیرون نہ بر آید این مراتب است۔ حدیث اَلْعَافِیَۃُ عَشَرَ جُزْءٍ تِسْعَۃٌ فِی السُّکُوْتِ وَ وَاحِدٌ فِی الْوَحْدَۃِ ۔ حدیث اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ وَالْاٰفَاتِ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ ط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط دوم فقر مکب۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ ۔ فقر اضطراری چنانچہ از حرف 'ف' فضیحت و از حرف 'ق' قہر خدا و از حرف 'ر' رد اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُ کُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُ کُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۔

صاحبِ بدعت پس ہر کہ از طریقہ سنت جماعت قدم بیرون زند ہرگز بمنزل مقام نرسد۔ وجمیع مطالب بر آرد آنکہ غم

بردار است و مونس دلخواہ یار است کہ بر راہ پروردگار است و از باطل بدعت استغفار است کہ در شریعت شہسوار است صاحبِ نظر نگار است ہمچون آفتاب۔

صاحبِ تصور لَہٗ دو قسم است۔ یکی طریق تصور رسم رسوم کہ ظاہر با تصور نماید و باطن نکشاید۔ این مرتبہ مرد ک است کہ شب و روز محاربہ کند با عداء اللہ کہ نفس و شیطان است۔ دوم طریق تصور توفیق است۔ مرتبہ مرد غازی است کہ در تصور بینماید و در تصرف باطن یک مرتبہ قتل کند عدو را کہ از محاربہ او امن یابد یعنی استقامت تا روز قیامت لازوال جمعیت بخش ایزد متعال نہ وہم تماشای کونین بانحس خیال۔ درین تصور اعلیٰ و تصرف باقرب حق تعالیٰ نفس لباس قلب پوشد و قلب خلعت روح پوشد و روح جامہ سِرّ پوشد و ہر چہار محو گردد در نور۔ مرتبہ فنافی اللہ لَہٗ یافت حضور، حضور را گواہ است اسم ھو کہ از لَہٗ بکشاید۔ واز کلمہ طیب کہ تمام عمر از آیات قرآن در عمل در آید حق بردار۔ تصور این دائرہ بیرون کشد از کفر و بدعت و شرک بیزار استغفار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَ الْکُفْرُ بَاطِلٌ ط



این علمیت کہ از تصور توفیق برزبان اسم اعظم بنویسد از ازل سیاہی و مقرب شدن بمعرفت الٰہی ابتدای سبق خواندن از علم لدُنّی آسان کار است و ناقص را مشکل خیلی و دشوار است۔ و این طریقت تصور اسم ھُوَ قاتل النفس ہوا کہ برخود اثبات کردن وحدانیت خدا تعالیٰ۔



قولہ تعالیٰ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ۔ تاقدم برہوا نہی باخدا نرسی و این معما است کہ دریافتن تمامیت الفقر از اسم مسمّٰی است۔ پس ہر کہ این دائرہ ھُوْ باتصور توفیق و باتصرف تحقیق علم دعوت شروع کند خود را رساند حضور و دور مدور قرآن آیات مع اللہ خواندن۔ اینست مراتب عامل دعوت حافظ ربانی قلب زندہ و نفس فانی فرحت الروح باعیانی۔ ہر کہ بدین طریق دعوت خواند عامل قبور است و کامل حضور است و جود مغفور است و دوام بمد نظر اللہ منظور است۔ انتہائی دعوت ہمین است کہ مرتبہ حق الیقین است۔





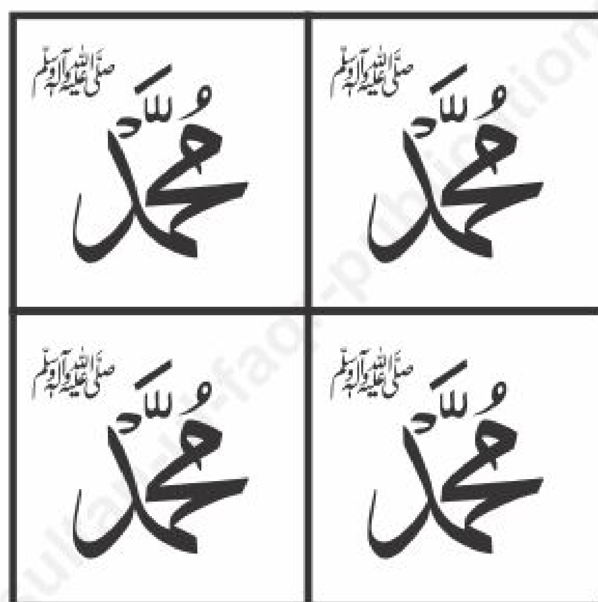
اگر از قہر خواند عدو را لقہر رساند و اگر باخلاص خواند دوستان، ہر دو در دست آن قید دار است۔ این جامع جمعیت بخش رحمت نثار۔ این دعوت جان بازی دریکدم بمیر دیا دریکدم عالم گیر دو اکمل است نور الہدیٰ۔ بیت:

چنان غرق گشتم بدریای ھو   کہ ازل و ابد را خبر ہم ندارم

درین حضور عالم باللہ مست باشعور تمام را مستی شود و ہم از خیال مست را ہوشیار گرداند۔ خیال این مراتب یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ کہ فنا را بالبقا رساند و خود درمیان منصف باشد۔

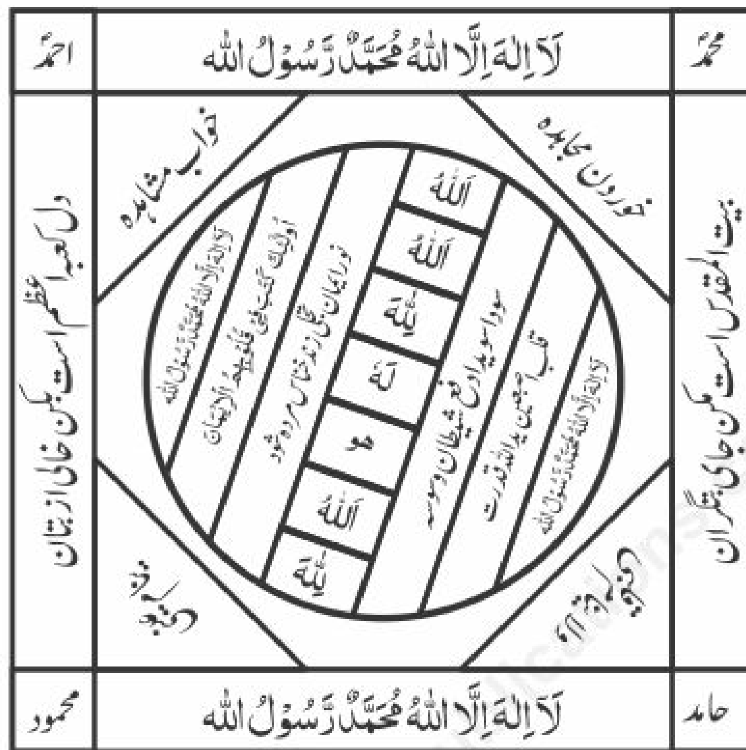
مصنف می گوید بدانکہ ای عزیز من! اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہار حروف است کہ ہر دو جہان از آن مکشوف لَوْلَاكَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ شان اوست و مشاہدہ معراج عظیم مکان اوست۔ و عالم باللہ آنست کہ از تصور حرف مَ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصور مشاہدہ معرفت الٰہی بکشاید و از حرف حَ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضوری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونماید و از حرف دوم مَ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تماشای کونین در عمل درآید و مغفور شود و از حرف دَ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوام باشریعت شود۔

چنانچہ از تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نفس نور محمدؐ وقلب حضور محمدؐ وروح مغفور محمدؐ کہ از تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کامل عامل مومن مسلمان را دوام مشاہدہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معراج است۔ ہر کہ صاحبِ تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شود ہر سخن او از حضور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لب کشاید و از تاثیر اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روشن ضمیر شود باسودا سویدا ہویدا قلب سلیم بر صراط المستقیم با عظمت عظیم ہمدم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و ہمقدم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و ہم جسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و ہم جان محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و ہم زبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و ہم گویائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و ہم شنوائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و ہم بینائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ بر تن لباس شریعت بپوشد و صاحب تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دم نزند و نخروشد۔ اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ۔



بدانکہ از شریعت ہیچ چیز بیرون نیست و نیز حرف دوم مَ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تماشای کونین در عمل در آید۔ و از حرف دَ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہ شروع درود یابد مقصود اینست در یافتن کنہ اَحمد، مُحَمَّدٌ، حامدٌ، مَحْمُوْدٌ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واین اسمائی پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تیغ برہنہ قاتل الکفار و یہود اند۔ حدیث مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔

بدانکہ از نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شیطان چنان گریزد چنانچہ کافر از کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ این راہ حضوری از علم حضور است کہ خاصہ خلاصہ از توحید اللہ معرفت نور است۔ این مرتبہ مراد بخش رحمٰن است کہ غالب بر دنیا نفس و شیطان است۔ نصیب کامل انسان است کہ این دائرہ نقاش نمای وحدت خدا روز اول منصب اولیا۔ آنچہ در تصور از کلمہ طیب از وجود یہ بہ بیند از معرفت اللہ و مدخل مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ این غیب نصیب فضل اللہ لاریب۔ دائرہ نقاش نمای وحدت خدا این است۔



تصور نقش دائرہ فقر لَا یَلْتَفِتُ اِلَی الدُّنْیَا وَ لَا یَرْضٰی بِالْعُقْبٰی وَلَا یَکْفٰی بِغَیْرِ الْمَوْتِ الْمَوْلٰی بِالْمَوْلٰی اِلَّا الْمَوْلٰی۔ فقر لایحتاج راگویند وفقیر شاختہ شود از یک سخن کہ آن سخن فقیر از کنہ کن ہر چیزی را کہ بگوید شو بامر اللہ تعالیٰ بشود۔ و فقیر را دو گواہ است یکی آنکہ خود ماند در ناسوت و طالبان را برساند بحضور لاہوت وخود ماند در مطالعہ علم ذکر بزرگوار و طالبان را برساند بقرب اللہ نظر رحمت منظور ایزد غفار۔ وفقیر را نیز دو گواہ است۔ ہر کہ از فقیر طلب کند مراتب غوثی و قطبی یا درویشی یا مطالعہ علم لوح محفوظ یا فیض فقر روشن ضمیر یا فنا فی اللہ فقیر یا غالب بر کل و جز امیر یا مراتب بادشاہی یا معرفت مراتب تمام تصرف گنج دنیا نما تماشائی کونین یا خزانہ غیب از دعوت در یافتن از یک حرف شریعت بیک دم را بنماید و بکشاید۔

فقر

بیت:

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است — کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

دولت بسگان دادند نعمت بخران — ما امن امانیم تماشا نگران

از ہزار بادشاہی مراتب ماہ تاماہی بہتر است یکدم کہ میگزرد بشوق الٰہی۔

فنا فی الشیخ

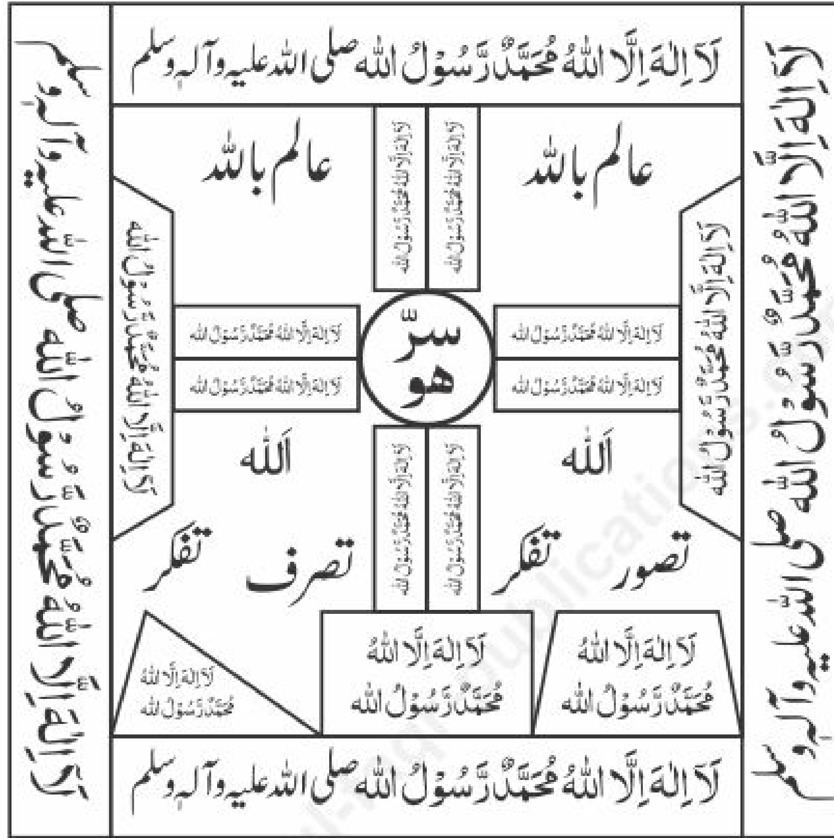
ونقش دائرہ فنافی الشیخ کہ ازان فنا حاصل شود و بقا واصل شود بخدا و برآید از تمامی بدعت باطل وشرک وکفرو ریا، ہوا، باطن صفا، عارف باللہ باادب، باحیا، جان فدا، عین نما۔ تصور فنافی الشیخ کہ ہر کہ شیخ کامل طالب مرید را بنواز دو مرتبہ خود بمرتبہ طالب یک وجود سازد اَلشَّیْخُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ۔ واگر شیخ بر طالب قہر کند سلب شود یُحْیِ النَّفْسَ وَیُمِیْتُ الْقَلْبَ پس اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ ط بعد ازاں طالب مرتبہ طلب حاصل کند و مرتبہ مرشدی دست دہد و از مرتبہ طالب بگزرد و بامرتبہ مرشدی شود واصل اصل فنافی الشیخ نفس بانفس و دم بادم و قلب باقلب و دل بادل و روح باروح ہفت اندام طالب باہفت اندام شیخ نعم البدل گرداند وآنچہ ملک و مال و جان و تن بہ نذر شیخ تصرف از بری عند اللہ حضور بگذارد و بعد ازان نام خدمت برزبان نیارد کہ شیخ واقف احوال است بہر قال و اعمال۔ بیت:

ترک عجب و کبر کن تا قبلہ عالم شوی — سیرت ابلیس را بگزار تا آدم شوی

آنست مراتب فنافی الشیخ کہ چون صورت شیخ را در تصور در آید تماشای کل مقامات ذات و صفات روحانیان حیات و ممات ہژدہ ہزار عالم در نظر بکشاید و بنماید۔ پس اینست فنافی الشیخ والاّنہ فنافی الشیطان است۔

واین نقش دائرہ بر دماغ ہر کہ این مشق وجودیہ مرقوم بسر دماغ کند از سر تا قدم تجلی شود قالب و قلب و ہفت اندام جسم جسد جثہ بگردد نور باطن معمور دوام بمد نظر رحمت اللہ منظور حضور۔ ہر چہ می بیند از کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ می بیند و ہر دو دست از کونین بیفشاند۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ قدرت اللہ نور مشاہدہ حضور است۔ آگاہی نقش بسر

دماغ اَللّٰہُ لِلّٰہ لَہٗ سِرٌّ ھُوْ۔



وہر دو دست از کونین بیفشاند، اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

تمام شد نسخہ متبرکہ اورنگ شاہی ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

اورنگ شاہی سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی بہت ہی جامع تصنیف ہے جو آپؒ نے اورنگ زیب عالمگیر سے دہلی میں ملاقات کے بعد اس کی فرمائش پر تحریر فرمائی۔ اپنی اس تصنیف کے متعلق آپؒ فرماتے ہیں:

''یہ رسالہ اسم و مسمّٰی کے معمہ کو حل کرنے کے لیے قطب المعظم بھی ہے اور علما و فقرا و اولیا کے لیے کسوٹی بھی۔ یہ تمام علوم کا سمندر ہے اور کونین پر ایسا تصرف رکھتا ہے کہ جس طرح سنگِ پارس لوہے اور تانبے کو سرخ سونے میں بدل دیتا ہے، یہ طالبِ کاذب کو طالبِ صادق بنا کر حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ جو کوئی اس رسالہ کو (صدقِ دل سے) مکمل پڑھ لے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے اسم کی برکت سے اس کی طلب پوری فرما کر اسے دنیا و آخرت میں لایحتاج کر دے گا۔ اس کا مطالعہ صرف ضروری ہی نہیں بلکہ فرضِ عین ہے کیونکہ اس سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔''



سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

مسجدِ زہراؓ و خانقاہ سلطان العاشقین

براستہ رنگیل پور شریف سندراڈہ ملتان روڈ لاہور، پوسٹل کوڈ 53720

Cell: +92 322 4722766 , +92 323 5436600



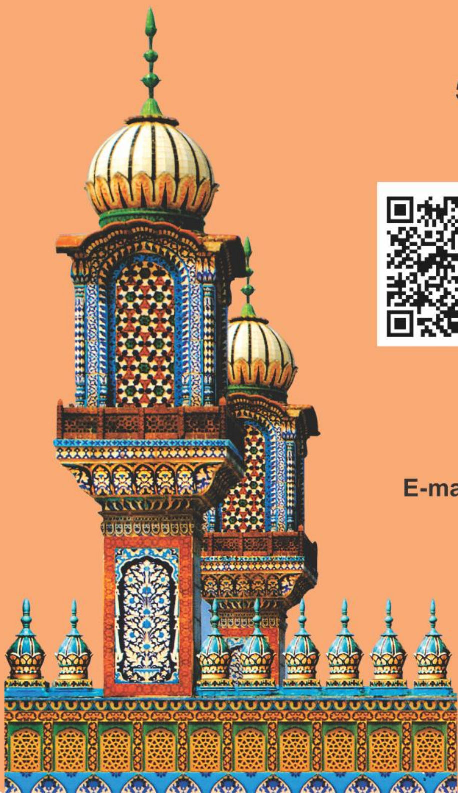
ISBN: 978-969-2220-67-5

9 789692 220675



Rs. 350

www.sultan-ul-ashiqeen.com
www.sultan-ul-ashiqeen.pk
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com



تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

اورنگ شاہی (اردو ترجمہ مع فارسی متن)